

تَذَكُّيرُ الْكُلِّ بِتَقْسِيرٍ  
الْفَاتِحَةِ وَأَرْبَعُ قُلُوبٍ



تمام کلام ان سور کی معانی پر تفسیر ترجمان القرآن فہم البیان میں ہی استیفاء  
نام مضامین کا اس جگہ خواہان دفاتر گرانبار ہے تفسیر کبیر میں فقط ایک سورہ  
فاتحہ سی دس ہزار رسائل کا استخراج کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ البقم  
رحمہ اللہ تعالیٰ فی تفسیر سورہ زمین استقلال لکھی ہے مگر اول علوم خاصہ کا  
مجما اہل علم کا کام ہے عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہ عجائبا عوام کا ہی وبالہ التوفیق

### سورہ فاتحہ

اللہ تعالیٰ فی اپنی کتاب کو جس کی صفت لا یریب فیہ ہی اس سورت سی شروع  
کیا یہ دلیل ہی اس کی عظم منزلت و علو مرتبہ پر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم نے فرمایا ہے اوس کی نماز نہیں جسے فاتحہ نہ پڑھی یعنی ہر رکعت نماز میں  
خواہ امام تہایا مقتدی و لہذا شخص رکوع میں شامل جماعت کی ہوتا ہے او کو  
مازم ہے کہ وہ رکوع کو رکعت نہ ٹیلیر بلکہ جاگنا نہ رکعت عقب سے پڑھ لے  
اس لیے کہ اوس نی فاتحہ نہیں پڑھی ہے اور رکعت جب ہی شمار میں آتی ہی کہ فاتحہ  
پڑھی جائی باجملہ مقصود اور روح اور کتب نماز کا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف  
مازمین متوجہ ہو اور حضور دل سی غفلت نکری جس نمازمین دل نمازی کا حاضرین  
ہوتا ہے وہ نماز ایک تن بی روح ہوتی ہے اسی لیے ہر شخص کی نمازمین سے اتنی  
ہی نماز مقبول ٹھیرتی ہے کہ تہنی نمازمین او کا دل حاضر تھا دلیل اس پر حدیث صحیح  
فروع ہے کہ حضرت عائشہ فرمایا یہ نماز ہے منافق کی اس کلمی کو میں بارگاہ فرمایا

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيراً والصلوة والسلام على  
 خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه الذين اسفرت بهم رجوة الموحدين وازدادت قلوبهم نوراً  
 اما بعد اس رسالہ مختصر میں ترجمہ ضروری پہنچ سورۃ قرآن کا لکھا جاتا ہے جن کی  
 تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز میں ہوا کرتا ہے مراد ان پانچ سورتوں  
 سے فاتحہ الكتاب و ہر چار قلم ہیں یہ پہنچ سورۃ توحید پر خداوند مجید کی دلیل  
 ہیں جس نے ان کی منسی سمجھ لیے وہ پکا سچا مسلمان ہو گیا اب او کی عبادت  
 شیک ہو گی اور وہ شرک سے بچ جائیگا بیان میں توحید و رشتہ کی علاوہ  
 کتب مطولہ کی فی الحال دس رسائل مختصر لکھے گئے ہیں اور اس جگہ فقط بیان  
 معنی پر ان پانچ سور کی اقتصار و اختصار کیا گیا وَخَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَوَدَّ

ماں کا تمام ہو مضمون حدیث کا اس حدیث میں تامل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سورت  
 دو نصف ہی ایک نصف اسد کی یہی ہے مستعین تک اور ایک نصف بندی کے  
 لیے ہی یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس فی یہ دعا سکھائی ہے وہ اسد تعالیٰ  
 ہے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز میں مانگا کریں اور اس ثنا و دعا کو  
 ہر نماز میں مکرر کر لیا کریں اور اسد نے اپنے فضل و کرم سے یہ ضمانت کے  
 کہ جب ہم یہ دعا ساتھ اخلاص و حضور دل کی کریں گی تو وہ ہم سے اس دعا کو قبول  
 فرمایا اب ہر انسان جان سکتا ہے کہ اکثر لوگوں نے اس امر کو ضائع کر دیا ہے  
 قدر و قیمت اس نعمت کی نہیں سمجھی ہے

قَدْ هَيَّئْتُكَ لَامِرٍ كَوْ فُطْنَتْ لَهُ فَارَبَّابُنْفِيسٍ اِنْ تَزْعَمُ مَعَ الْحَمَلِ  
 اب بعض معانی اس سورت کی لکھے جاتے ہیں شاید تو نماز حضور دل سے پڑھی گے  
 اور جو لفظ تیری زبان سے نکلتا ہے تیرا دل اس کو معلوم کرے اس لیے کہ جو بات  
 زبان سے نکلتی ہے اور دل اوپر برحق و ہنیں ہوتا تو وہ عمل صالح نہیں سمجھا جاتا  
 کما قال تعالیٰ یَقُولُونَ بِالْإِسْهَامِ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ سَوَّاهُ سَوَّاهُ سَوَّاهُ سَوَّاهُ  
 سمجھنا چاہیے ہر لفظ کی ہر فاسخ کی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اسکی یہ معنی ہو  
 کہ میں پناہ کہہ رہا ہوں اور مستصم ہوتا ہوں ساتھ اسد کی اور اس کی آستانی پر  
 رہا لگ رہا ہوں اس دشمن سے کہ کہیں وہ مجھ کو میرے دین اور میری دنیا میں گزند  
 و نقصان پہنچا دے یا مجھ کو اس کام کے کرنے سے روک دے جس کا مجھ کو حکم ہوا ہے

بیٹا دیکھتا ہی سوچ کو بیان تک کہ جب وہ درمیان دو قرن شیطان کی ہوتا ہے  
 تب یہ اونہر جا چوچن مارتا ہے ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر ہوتا اس واسطے کہ اس  
 حدیث میں ضائع کرنا وقت کا اس لفظ سی بیان کیا کہ بیٹا سوچ کو دیکھتا ہے اور  
 ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سی بیان کیا کہ چوچن مارتا ہے اور ضائع کرنا حضور  
 قلب کا اس لفظ سی بیان کیا کہ ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر ہوتا جب یہ بات سمجھ لی  
 تو اب ایک نوح نماز کی معلوم کر لینا چاہیے وہ قراءت فاتحہ ہی تھا یا اللہ تعالیٰ  
 تیری نماز قبول فرمائی اور یہ قبولیت کفارہ ذنوب کا شیری عمدہ باب فہم فاتحہ کا  
 ابو ہریرہ کی حدیث ہے صحیح مسلم میں وہ کہتے ہیں نبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کو نماز فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے نبی تعظیم کیا نماز کو درمیان اپنے  
 اور اپنی بندوں کی آدھوں آدھ میرے بند کی لیے ہے جو مانگا اس نے  
 جب وہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے محمد کی میری یہی بند  
 نے اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے شاکا کی مجھ پر میرے بند کی نے  
 اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میرے  
 میرے بند نے اور جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے  
 یہ درمیان میری اور میری بند کی ہے اور میرے بند کے لیے ہے جو اس  
 مانگا ہر جب کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین  
 تو اللہ فرماتا ہے یہ میری بند کی لیے ہے اور واسطی بند کے لیے ہے جو اس نے

وعلیم ابن عباس رضی اللہ عنہ فی کہا ہی یہ دو اہم رقیق ہیں ایک دوسری سی  
 زیادہ تراق ہے فاتحہ سات آیت ہی ثلاث ونصف واسطی اللہ کے او  
 ثلاث ونصف واسطی بندی کی اول او کا الحمد للہ رب العالمین ہی حمد کہتے ہیں  
 زبان ہی ثنا کرنے کو جمیل اختیاری پر اس ہی ثنا لبسان حال خارج ہو گئی کو  
 وہ ایک طرح کا شکر ہوتا ہے جمیل اختیاری ہی وہ چیز مراد ہے جو انسان اپنے  
 ارادی سے کرتا ہے اور جس جمیل میں انسان کی صنع نہیں ہے جیسے جل و خور  
 او شہر بنا کر ناسخ کہلاتا ہے نہ حمد فرق در میان حمد و شکر کے یہی کہ حمد متضمن  
 ہے مع و ثنا کو امر محمود پر پیکر محاسن خواہ حامد پر احسان ہو یا نہوا و شکر نہیں ہوتا  
 مگر احسان مشکور پر اس لیے حمد جام تر ہے شکر سے کیونکہ یہ حمد محاسن و احسان پر  
 ہوتی ہی اللہ کی حمد اسامی حسنی اور خلق آخرت و اولی پر کیجاتی ہے و لہذا فرمایا  
 ہے الحمد للہ الذی لم یخذلنا ولد اور فرمایا الحمد للہ الذی خلق السموات والارض  
 وغیرہ آیات او شکر نہیں ہوتا مگر انعام پر تو یہ حمد سے باہر وجہ خاص تر نہیں  
 لیکن دل و دست و زبان ہی ہوتا ہے و لہذا اللہ تعالیٰ فی فرمایا اعلوا الہ او شکر  
 افادتم النعماء منی ثلاثۃ یدی ولسانی والضمیر المحجب  
 اور حمد فقط دل اور زبان ہی ہوتی ہے پس اس وجہ ہی شکر بڑا ہ انواع خود علم ہی  
 اور حمد بڑا ہ اسباب خود علم ہی الف لام الحمد کا واسطی استغراق کی ہے یعنی سب  
 انواع حمد کی خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہ واسطی غیر اللہ کے ہر جس شی میں

یا جس چیز سے مجبوع کیا گیا ہے اور پھر محرمی آمادہ کر لی اس لیے کہ سب سے زیادہ  
 حصہ شیطان کو بندی کی بھگانی پر اویسی دم ہوتی ہے جبکہ ودا را دہی غریب  
 کا کرتا ہے جیسی نماز و قراءت وغیرہ سو کوئی حیلہ اس کی دفع کرنے کا بجز اس کے  
 نہیں کہ انسان اسدی استعاذہ کرے اور اس کی پناہ میں آنا چاہیے بقولہ تعالیٰ  
 اذ یزکم ہو وقیلہ من حیث لا تز و نھما نا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یمنن  
 پس جب بندہ اسدی طالب پناہ کا ہوتا ہی اور اس کی ساتھ اعتراف کرتا  
 ہے تو یہ استعاذہ سب ہوتا ہی واسطی حضور قلب کی اب اس کلی کے معنی پہچان کر  
 اس کو دل سے کہنا چاہیے نہ نری زبان سے جس طرح کہ اکثر لوگ فقط زبان سے کہتی ہیں  
 اور معنی کا دہیان نہیں کرتے اسی لیے وہ وسوسہ شیطان سے نماز میں محفوظ  
 بھی نہیں رہ سکتے رہتی بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکی معنی یہ ہیں کہ میں داخل ہوا ہوں  
 قراءت یاد دعا وغیرہ میں اللہ کی نام سے نہ اپنی حول و قوت سے بلکہ اس کام کو  
 اللہ کی مدد سے اور اس کی نام کی برکت سے کرتا ہوں یہی معنی بسم اللہ کے ہر  
 اس کام میں ہوتے ہیں جسکی اول میں بسم اللہ کہی جاتی ہے دین کا کام ہو یا دنیا  
 کا پس جب بندی نے اپنے جبین اس بات کو حاضر کر لیا کہ میرا داخل ہونا  
 قراءت میں اللہ کی اعانت سے ہی اور میں اپنی حول و قوت سے بری ہوں تو یہ  
 ایک بڑا سبب ہی واسطی حضور قلب اور طرد موانع کے ہر خیر سے تحسن و حسیم  
 و دو نام میں ان کو رحمت سے نکالا ہی ایک دوسری سے بلیغ تراور بڑا بکر ہے جیسی علم



جو کوئی برخلاف اس عقیدے کے ہی وہی مشرک فی العبادت ہے رب کے  
 معنی یہ ہیں کہ مالک و تصرف ہی ہر چیز کا اس ہی ثبوت توحید ربوبیت کا  
 اس توحید کے ساری اہل شرک بھی قائل تھے یعنی وہ اللہ کو خالق رازق  
 مدبر عالم اعتقاد کرتے تھے اب جو کوئی کسی غیر اللہ کا تصرف زمین یا آسمان میں  
 بتائی تو وہ شرک فی التصرف ہو گا جس طرح کہ جہاں اہل اسلام یہ اعتقاد  
 فاسد حق میں اولیاء و مقرب کے رکتے ہیں عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے ہیں  
 کل ما سوا اللہ کو جو چیز اللہ کے سوا ہے فرشتہ ہو یا نبی انسی ہو یا نبی غیر  
 وہ سب مرئوب و مقہور و متصرف فیہ و فقیر و محتاج و نیاز مند بنی نیاز ہیں  
 جس کی شان وحدہ لا شریک لہ ہے اور وغنی و صمد ہے کسی کا محتاج نہیں  
 بلکہ سب انہی وجود و بقا میں اس کی حاجت مند ہیں یہ جس کے مراد عالمین سے چودہ ہزار  
 عالم ہیں شیک بنین ہی اس ای کہ اللہ تعالیٰ کے عالم کا حال سوا اللہ کے کوئی  
 نہیں جانتا و ما یعلم جنود ربک الا ہو اس صنف جمع سے یہ بات ثابت ہے کہ  
 کل ما سوا اللہ کا رب یعنی پالنے والا رزق دینے والا تدبیر کرنے والا پیدا کرنے والا  
 ماننے والا بلا ٹالنے والا اللہ ہی خواہ وہ مخلوق ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو حاضر و محسوس  
 ہو یا غائب و مخفی سوا اس ذات کی نہ کوئی مستحق عبادت ہے اور ملائقی تصرف  
 و لہذا عبد اس کی الرحمن الرحیم کہا ہے کیونکہ ربوبیت ایک شعبہ ہی رحمت کا ہی  
 رحمت اہل مرئی مستحق ہے کہ وہ اپنی بندوں کو باری پرورش کری روزی دے

مخلوق کی صنعت نہیں ہے جیسے پیدا کرنا انسان کا یا زمین کا یا آنکھ کا  
 کان کا یا رزق رسانی وغیرہ فلک تو یہ ظاہر ہے اور جو چیز ایسی ہے کہ اوپر  
 مخلوق کی حس کی جاتی ہے جیسے شکارنا صالِحین و انبیاء پر یا فاعل معروف پر  
 خصوصاً جس فی تیری ساتھ احسان کیا ہی تو یہ بتنا و حمد ہی اللہ ہی کی لیے  
 ہے کیونکہ اوس فی اس فاعل اور اوس کی فعل کو پیدا کیا ہے اور اس معروف  
 کو اوس کی طرف محبوب کر دیا اور اوس کو قوت دی کہ وہ یہ کام کری اسی طرح او  
 افضال الہی کا حال ہی کہ اگر اوس کی بعض میں کچھ ہی اختلال آجائی تو ہر  
 اوس محمود کی حمد نہ کی جائی تو اب اس اعتبار سے ساری حمد اللہ ہی کی لیے ہٹیری  
 حسب رابا تو نسبتی ست درست      برادر ہر کہ رفت بر درست  
 اللہ علم ہے یعنی خاص نام ہماری رب تبارک و تعالیٰ کا اس کی معنی معبود  
 ہوئی لقولہ تعالیٰ و هو اللہ فی السموات و فی الارض یعنی معبود آسمانوں اور زمین کا  
 وہی ایک اللہ ہے جو کوئی سموات وارض میں ہے وہ اوس دن پاس حرم کے  
 بند ہو کر آئیں گے سب اوس کی بندے ہیں اور وہ سب کا معبود و برحق ہی اس لفظ  
 جلالہ میں ثبوت ہی توحید الہیت کا جس کی طرف ساری پیغمبروں فی آدم ہی لیکر  
 تا خاتم دعوت کی ہے اور اسی کے لیے ساری کتابین اور تری ہیں اور شرک  
 ساری جہان کی مشرکوں کا ہی توحید میں ہوتا ہے اور جب تک کوئی بندہ یہ عقائد  
 نہ کری کہ سوا اللہ کی کوئی معبود نہیں ہی تب تک اوس کی توحید درست نہیں ہوتی

اوس کی نذر مانی تو اب بونگو یا اسد کو بچان لیا اور سنجہ لیا کہ یہ کام اوس کی لپی چاہین  
اور اگر اس شخص نے کسی اور مخلوق کو طیب سے یا خبیث پکارا اور اوس کی لیے  
جان و زح کیا گو وقت برج کے اسد کا نام لیا ہو یا اوس کی منت مانی تو گو یا او  
مخلوق کو اپنا اسد یعنی معبود اعتقاد کیا اور معرفت اس شخص کی ویسی ہی ٹھیرے  
جیسی کہ بنی اسرائیل کی معرفت تھی کہ اونہوں نے گو سا کہ کو پوجا سو گو سالہ ہر  
عابد کا وہی ہے جو اسد کی سوا اوس کا معبود ٹھیرا ہی شجر ہو یا حجر فرشتہ یا شاہ  
یا جن یا بشر یا قبر یا کسی کا چلہ و مکان یا کوئی نشان و تہان لکن جب بنی اسرائیل  
پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہم نے غیر اسد کو پوجا تو وہ ڈر گئے اور جو ذکر قرآن میں  
آیا ہے وہ کہنے لگی ولما سقط فی اید یصم وراؤا انھم قد ضلوا قالوا لئن لم یحنا  
ربنا ویغفر لنا لنکونن من الخاسرین اس جگہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک میں جہل  
عذ نہیں ہوتا ہے بلکہ تو یہی شرک مٹ جاتا ہی جبکہ سچے دل سے کی ہو ورنہ  
یہ بھی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر میں تو ماب ہو اور باطن میں ہستور فاسق ہی  
جس طرح کہ اس زمانے میں اکثر خلق کا حال اسی طرح ہی مصرع دل میں ہو یا ہنم  
لہتمہ میں قرآن ہو وی نہ رب کی سنی بہن مالک تصرف سوا اسد لغت الی شریعے  
کا مالک ہی اور اوس کا تصرف ہر چیز میں چلتا ہے اور یہی حق ہے بت پرست  
لو کہ جن ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقاتلہ کیا تھا جس طرح کہ جا بجا  
ذکر اس قتال کا قرآن شریف میں آیا ہے وہ بھی اس کے قائل تھے کہ مالک

اول کی مرادین پوری کرے اور ان کی حاجتیں برائے اور ان کی پائین ملے  
 اور ان کی حیات موت و نشور کا بند و بست رکھے سو یہ اللہ ہی کی شان ہے  
 نہ کسی مخلوق کی خواہ وہ معتبول بارگاہ خداوندی ہو جیسے ملائکہ و انبیاء و سلفین  
 و اولیاء و شہداء و صالحین یا مرد و درگاہ ہو جیسے شیاطین و اوثان و صنم  
 و بت و پری و انبجار و احجار و قبور و فساد و فجار و غیرہ پس فرمایا مالک  
 یوم الدین اور ایک قرار میں ملک آیا ہے اس سورت کی اول میں کہ فاتحہ  
 مصحف ہی ذکر الوہیت و ربوبیت و ملک کا کیا طرح کہ آخر سورہ مصحف  
 قل اعوذ برب الناس ملک انسان الانسان میں انہیں ہر سداوصاف کو بیان  
 کیا ہی بالجملان اوصاف کا ذکر مجموعاً اول قرآن میں آیا ہے پھر آخر قرآن میں ہے  
 اب جو بندہ اپنے نفس کا صاحب ہو اس کو ضرور ہے کہ وہ اس جگہ توجہ و اعتنا کو صرف  
 کرے اور بحث کرنے میں اس موضع سے بذل جہد فرمائی اور جان لی کہ علیم خبرنے  
 ان اوصاف کو اول قرآن پھر آخر قرآن میں جمع نہیں کیا اگر اسی لیے کہ شدت حجت  
 عباد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معلوم کیا ہر صفت منجملہ ان صفات کی  
 ایک معنی جدا گانہ کرتی ہے ایک معنی ایک صفت میں ہیں اور دوسری صفت  
 میں دوسری معنی میں جیسے یہ الفاظ محمد رسول اللہ خاتم النبیین مسید ولد آدم  
 کہ بیان ہر صفت کی معنی غیر معنی وصف دیگر میں سوجب یہ بات جان لی کہ اللہ  
 شے الہ ہی اور الہ معنی معبود ہے چہر نبی اللہ کو پکارا اور اس کی نام پر جانور ذبح کیا اور

کیا غیر اس کا یہ وہ مسئلہ عظیم و کبیر ہے کہ اس کی شناخت سی دخول جنت کا یہ  
 ہوتا ہی اور اس کی جہل سی دوزخ میں جانا پڑتا ہے تعضیل ہل علم نے فرمایا ہے  
 فیما مضی من مسئلة لو دخل الرجل فیما اکثر من عشرين سنة لم یوفیها حقاً ایسے  
 اگر کوئی شخص اس مسئلہ کی معلوم کرنے کے لیے بیس برس تک سفر کرے تب بھی حق  
 اس مسئلے کا پورا جواب معنی کیمان اور اس معنی پر ایمان لانا کیمان قرآن  
 پاک میں یہ صراحت اور حدیث شریف میں یہ ارشاد کہ یا فاطمة بنت محمد لا ینفی  
 عنک من الله شیئاً اور یہ صاحب بروہیوں کہین سے

ولن یضیق رسول الله جاکلی اذ الکریم یخفی باسم منتقم  
 فان لی ذمة منه بتسمیق محمد او هو اذ فی الخلق بالذمم  
 ان لو کن فی معادی اخذ ابیدی فصلاً ولا فقل یا زلة القدم  
 اب شخص نامع نفس خود ان ابیات میں ذرا غور کرے کہ ان کی معنی کیا ہو  
 جس پر کہ ایک گروہ عباد کا منتقم ہی اور دعویٰ عالم ہونے کا کرتا ہے اور اس  
 قصیدہ کی تلاوت کو قرآن عظیم کی تلاوت پر اختیار کرتا ہے بہلا لیا دل میں  
 بندہ کی تصدیق الی ابیات کی اور تصدیق اس قول خدا کی کہ انما لک نفس لنفس  
 شیئاً والا مریع منذ لله اور حدیث میں کہ یا فاطمة بنت محمد انفی نفسک من النار  
 فانی لا اغنی عنک من الله شیئاً مجتمع ہو سکتی ہے لا واسد یہ اجتماع ہرگز نہیں  
 ہو سکتا کیا کسی شخص کا دل اس بات کی گواہی دی سکتا ہے کہ موسیٰ و فرعون دونوں

ہرشی کا اور تصرف ہرشی میں رب ہے کہ قول من یرزقکم من السماء والارض امن  
 بملک السمع والابصار اے قول افلا متقون اب جو کوئی اسد کو کسی مصیبت کی ٹلنی  
 اور کسی اثر سے کام کی نخلنی کے لیے پکاری بہکری مخلوق کو بھی اسی کام کی لیے پکار  
 خصوصاً اپنی نفس کو طرف عبودیت مخلوق مذکور کے منسوب کرے مثلاً یون کے  
 فلان عبدک یا عبد علی یا عبد النبی یا عبد الحسین یا عبد الرسول یا عبد الزبیر نام کے  
 ونحو ذلک تواؤس نے گویا اوس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اس پکائی میں  
 اپنی جان کو اس کا بندہ و عبد ٹھیرایا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطی اوس کے  
 کیا اور یہ اسی لیے کیا کہ وہ کوئی خیر لاوی اور کسی شے کو دور کری اور جب اپنا  
 نام عبد رکھا تواؤس مخلوق مذکور کو رب سمجھا اگرچہ اس بات کا اقرار نہیں کیا ہی کہ  
 وہ رب العالمین ہے بلکہ بعض ربوبیت کا جھوٹا کیا ہے اسد اوس بندی پر جس  
 کری جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان مہمات کا تعلق کرتا ہے اور کلام علم  
 اس بات کا مل ہے کہ اونہوں نے اس سورت کی تفسیر یونین کی ہے یا نہیں اس لیے  
 کہ علماء صاحب صراط مستقیم میں ایم الدین کی تفسیر نزدیک جمہور مفسرین کے وہی ہے  
 جو خود اسد تعالیٰ نے قرآن میں فرمائی ہے وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک  
 ما یوم الدین یا م لا تملک نفس لنفس شیئاً ولا مردی عند اللہ جس نے اس تفسیر کے  
 معنی بوجہ یہی اوس نے جو تخصیص ملک ہونے کی اوس دن میں معلوم کر لے  
 لمن الملائک الیوم اللہ الواحد القہما حالانکہ اسد تعالیٰ ہر شے کا مالک ہی کیا یہ یوم

طریق کا روکا جائیگا اور شاید تو دن قیامت کی صراطِ مستقیم سے گزر کر جائے  
 اور تیری پاؤں لغزش نہ کریں جس طرح کہ اون لوگوں کے پاؤں ڈگ جائیں گی  
 جو کہ راہِ راست ملت ابراہیم علیہ السلام و دینِ تویم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 اس جگہ دنیا میں متزلزل ہو گئے ہیں نہ کہ انیکہ زمین راہ گزشتہ اندر بقصدِ بسیار گزشتہ  
 خلافِ پیسہ کسی رہ گزید کہ ہرگز پس نزل نخواہد رسید  
 پسندار سعدی کہ راہِ صفا توان رفت جز در پے مصطفیٰ  
 اب یہ چاہیے کہ بندہ ہمیشہ اس دعا کی فاتحہ کو ہمراہ حضور دل اور خوفِ تضرع  
 و تذلل کی جنابِ اعلیٰ و اقدس خداوندی میں کیا کری اور ایاک نعبد و  
 ایاک نستعین کہی عبادت کتے میں کمالِ خضوع و خاکساری اور نہایت درجے  
 کی محبت و خوف و ذل کو مقبول کو اس جگہ مقدم کیا ہے اور واسطیٰ حضورِ اکرام  
 تام کی مکر فرمایا ہے یعنی ہم کب سکیونین پوجتے مگر تمہکو اور ہر وسائین کرتی  
 مگر تجہر بھی کمالِ طاعت ہی اور تمام دین کا مرجع طرفِ انہیں و مومنوں کی ہے  
 پہلا جملہ تبری ہے شرک ہی بانواعہ اور دوسرا جملہ تبری ہے اپنے حول و قوت  
 سے معنی ایاک نعبد کے یہ ہوئے ایاک نوحل یعنی ہم اپنے رب کی متعاہد ہیں  
 اوس کی عبادت میں کب سکیو شرک نہیں کرتے میں فرشتہ ہو یا پیغمبر ہو یا شہید  
 جن ہو یا انس شیطان ہو یا کوئی نشان جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو فرمایا ہے  
 ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنیین اربابا یا ایا مکرہ بالکفر بعد اذ انتم مسلمون

صادق تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹے تو انہوں نے حق پرستوں  
 والہ ما استقیاء اولن یتلاقیا حتی تشیب مفاسر الغریبان  
 جس شخص نے اس مسلمان کو پہچان لیا ہے اور قصیدہ بروہ کو اور اس کی  
 آشفہ محالوں کو بھی جان لیا ہے وہ اسل مرکا بھی عارف ہی کہ اسلام غریب  
 ہو گیا ہی مسلمانوں کے کتاب و مسلمانان درگور اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ عداوت  
 اولن کی ہجاری ساتھ اور طلال کرلینا اونکا ہجاری خون و اموال و عورات کو  
 کچھ تکفیر و قتال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آغاز اس تکفیر و قتال کا خود اولن کے  
 طرف سے ہے وہ ہم سے ان آیات پر اڑتے ہیں لا تدعوا مع اللہ احد اوقولہ  
 اولئک الذین یدعون یتبعون الی ربهم الوسیلۃ الیہم اقرب وقولہ لدعونی الحق  
 والذین یدعون من دونہ لا یتجیبون لہم شیء اللہ سورہ یحزب معانی مالک م الدین  
 کے ہوئی باجماع جمیع مفسرین اور خود یہی تفسیر اس جملہ کی قائل نے سورہ اذا السماء  
 انفطرت میں فرمائی ہے جس طرح کہ اوپر لکھ چکا ولا عطر بعد دعوس و لیس و سماء  
 عبادان قرینہ و ستوری ہی کہ ان الحق لا یتبین الا بالباطل ع و بضدھا  
 تبیین الاشیاء ہم فی جوہر اس جگہ کیا ہے سمجھو چاہیے کہ تو دم بدم روز بروز  
 مادہ باد سال بسال اوسمین تامل کری شاید تو ملت ابراہیم خلیل اور دین محمد خلیل  
 علیہما الصلوٰۃ والسلام علی الاجال و التفضیل کا شناسا ہو جاوی اور تیرا حشر اونکی  
 ہمراہ ہو اور دن جو اکی تو حوض سے روکا نہ جاوی جس طرح کہ تارک و مانع اولن کے



کوئی کجی نہ ہو مراد اس راہی وہ دین ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
 نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہے اتباع کتاب و سنت سے پس جو اختلاف  
 اس اتباع کی ہے وہ کج ہی نہ راست اگر یہ کجی عقیدہ میں ہے تو شرک ہے  
 اور اگر عمل میں ہے تو بدعت ہی یہ سید المرسلین سے ایک ہی ہے اور باقی جہنمی سے  
 ہیں سوا اس کی وہ سب کج اور صراطِ مستقیم سے منحرف ہیں و لہذا حدیث میں آیا ہے  
 کہ شرک کی ستر درہن اور بدعت کی ہتر آہن سے دو کتے ہیں حضرت فی ایک لکیر  
 کہینچی پہ فرمایا یہ اس کی راہ ہے پہر اور لکیر میں کہینچین و امین بائین اوس پہلی  
 لکیر کے اور فرمایا یہ راہ میں ہیں ہر راہ پر ان میں سے ایک شیطان ہے جو ان  
 کو طرف اوس کی بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی ان هذا صراطی مستقیم فانتبہوا  
 ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصا کہم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد  
 والنسائی والدارمی اس حدیث میں اتباع کتاب و سنت کو صراطِ مستقیم فرمایا ہے  
 اور سبل کو شرک و بدعت اور ان کی پیروی سے غصہ فرمائی ہے اصل نہیں  
 تحریم ہے جس طرح کہ اصل امر میں وجوب ہی اب جو کوئی حضرت کی نہیں چلی اور  
 آپ کی امر کو ترک کری تو وہ شخص صریح گمراہ ہے اور صراطِ مستقیم سے منحرف لہذا  
 بہتر فرقوں کو جو سبل میں داخل ہیں ناری فرمایا ہے اور سالکین صراطِ مستقیم کو  
 ناجی ٹھیرایا ہے اور کہا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری اور میری اصحاب کی راہ  
 پر ہے یہ راہ وہی صراطِ مستقیم ہے جس کی وصیت اللہ فی آیت مذکور میں فرمائی ہے

اب اس آیت میں تامل کر کے حق ربوبیت کو پہچاننا چاہیے جس کو جوہلی مسلمان نام کی عین ہر کسی کی طرف منسوب کرتے ہیں صحابہ اگر یہ کام ساتھ انبیاء و رسل کے کرتے تو بعد اسلام کے کافر ہو جاتی تو اب جو شخص کہ یہ کام مثلاً ساتھ سالار مدائن قطب صاحب وغیرہم کے کری بہلاؤ دیکھو کہ کافر نہ ہو گا بلکہ کافر سے بھی بدتر ہو جائے گا جو کام اہل جاہلیت فی ساتھ اصنام و اوثان کے نہیں کیے تھے وہ کام یہ نام کی مسلمان جوہلی کے ساتھ اولیاء اور اولاد کی قبور کے کرتے ہیں ان کو ربیبون پیر پستون فی اولاد جہال زمانہ جاہلیت کے بھی کان کتر دیے

پیرم حنبت جاوید بگندم بفرخت      ناخلف باشم اگر من بجوبی نفروشم  
لفظ اہل استعین میں داخلین ایک سوال عانت کا طرفے اللہ کو اور یہ توکل ہو دوسری تبراہیچول  
دقت و سوسطک کے نا عانت کا طرفے اللہ کو جس طرح کماور گند چکاہنی چاہیہ نصف حصہ عبد کو چاہیہ الصراط المستقیم  
دعا بھی صحیح اور یہ خطہ ہندی کا اللہ سے گویا بندہ کمال تضرع و ارجاح سے یہ سوال کرتا  
ہے کہ عجب تو یہ مطلب عظیم روزمی کر کہ اس مطلب سی بڑا بکرا اور افضل تر کہ سیکو دنیا  
و آخرت میں کوئی مطلب نہیں دیا گیا ہے جس طرح کہ اللہ فی اپنے رسول پر بعد  
فتح کی یہ سنت رکھی ہے اور فرمایا ہے ولھدیک صراطا مستقیما مراد ہدایت سے  
اس جگہ ارشاد و توفیق ہے اب بن بن اپنی ضرورت میں طوطاں سلی کی تامل  
کرے کیونکہ یہ ہدایت تضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو برجہ استقامت و کمال  
و ثبات یہاں تک کہ اللہ سی جاہلی صراط کتے میں کملی ہوئی سید ہی راہ کو ہمیں

یہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث پر ہارا ایمان ہی لکھن جب وقت امتحان کا آتا ہی تو  
قرآن وحدیث کو چور کر تیری سیری بات کی سند پڑتے ہیں اسی کا نام تقلید  
واتخاذ ہوئی ہے ولہذا اللہ تعالیٰ فی تقلید کو اہل شرک و کفر سے حکایت کیا ہے  
اور یہی کو معبود و صاحب ہوئی تھیرایا ہے افرایت من اتخذ الہاۃ ہواۃ احب الی  
شخص کا معبود و الہ کی ہے وہی ہے شرک ہی اور راہ راست ہی نہ ہو  
فالكفر ليس سوى العناد وردما جاء الرسول به لقول فلان  
فانظر لعالم هكذا ون التی قد قالها فتبوع بالخسرات  
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مراد اوان لوگون سے خیر خصہ ہوا وہ علمائین  
جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد اوان سی جو گمراہ ہو گئے وہ لوگ ہیں جو  
عمل بلا علم کے کرتے ہیں اول صفت یہود کی ہے اور ثانی صفت نصاریٰ کے  
ولہذا اسفیان بن عیینہ نے کہا ہی من فسد من علماء منافقہ شبہ من الیہود و  
من فسد من عباء منافقہ شبہ من النصاریٰ بہت سی لوگ بہت تفاسیر میں کہتی  
ہیں کہ یہود و مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ ضالین تو جاہل آدمی کو یہ گمان ہوتا ہے  
کہ یہ آیت انہیں کے ساتھ خاص ہی حالانکہ رب فی اوپر یہ بات فرض کی ہے  
کہ وہ یہ دعا کری اور ان صفات والون کے طریق سے پناہ مانگے سو کیسی ہر گستا  
ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اوس کو یہ دعا سکھائی اور اوپر یہ سوال کرنا فرض کرے لکن مراد  
حذر کرنا اوس کا ان کی افعال سی نہویہ تو بالکل بدگمانی ہے ساتھ اس کی بلکہ مطلب اس کا

اور سورہ فاتحہ میں ہم کو طریقہ اس کی سوال کر چکا سکھایا ہے صراط الذین  
انعمت علیہم راہ مستقیمہ سے اس جگہ یا تو اگلی انبیاء اور ان کی اصحاب جیسا  
ہیں جو خالص توحید پر گزری ہیں اور توحید الوہیت و ربوبیت کے قائل فاعل  
تھے یا ہماری حضرت اور ان کی اصحاب عالی جناب ہیں جو قرآن وحدیث کی  
ہمیشہ تابع و متبع رہے اور اس سید ہی راہ سے دائیں بائیں نہیں ہوئی سو نہ  
ہمیشہ ہر حرکت نماز میں الہی یہ سوال کرتے ہیں کہ مجھے اولیٰ کی راہ دکھا اور نہ ہی  
پر فرض ہے کہ وہ الہی تصدیق کری اس باری میں کہ یہ راہ جس کی سوال کری  
ہم کو ہدایت کی ہے یہی سید ہی راہ ہے اور جو طریق و علم یا عبادت برخلاف اس کی  
ہے یہ وہ مستقیم نہیں ہے بلکہ معوج ہے اور خطوط میں و شمال میں ہر خط پر ایک  
شیطان موجود ہے جو طرف اس راہ کج کے اسکو بلاتا ہے یہ پہلا واجب ہے  
اس آیت کا یہ اعتقاد بندہ کی دل سے رکنا چاہیے اور فریب شیطان سے  
بچے کہ محلاً اعتقاد لائی اور تفصیل کو ترک کر دی کیونکہ اکثر اہل ردت یہ اعتقاد  
رکھتی ہیں کہ حضرت حق پر ہیں اور حضرت کا مخالف باطل پر ہے یہ حرج ایسی چیز  
سامنے ان کی آتی ہے جس کو اونچا جی نہیں چاہتا تو پہرہ و صدق اس آیت  
کے ہو جاتے ہیں فریقاً کذباً و فریقاً یقتلون یہ اعتقاد انکا مثل اعتقاد اہل شرک  
ہے کہ خدا کو رب و خالق و رازق و تصرف جانتے ہیں مگر جب اولیٰ کی کو کہ تم  
سوا الہی کسی عبادت نہ کرو کہ یہی شرک ہی تو قبول نہیں کرتے اسی طرح اکثر لوگ

مسابقت حق ہے تیسرا لکھان دین ہے جب ورجا و خوف سب جملہ اولیٰ میں ہے  
الحمد لله رب العالمین اور رجا جملہ دوم میں الرحمن الرحیم اور خوف جملہ سوم میں  
مالک یوم الدین چوتھا ملاک ہوتا ہے اکثر لوگوں کا جہل میں آیہ اولیٰ سی یعنی آخرت  
اکھڑا اور متغراق ربوبیت عالمین کا پانچواں بیان ہی اول منعم علیہم اور اولیٰ  
اہل غضب و ضلال کا چھٹا ذکر منعم علیہم کا بطور کریم جسہ ساقا توان طہورت  
و مجاہد کا ہی ذکر مضبوط علیہم و الصالیین میں آئٹھواں دعائی فاختہ ہے ہر راہ  
اس قول کی کہ قلب غافل کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے ۵

حسن دعائی تو گزرتا ہے نیست مریخ ترا زبان دگر و دل دگر دعا چاند  
نواں جملہ یہی صراط الذین انصت علیہم آئین دلیل ہی جمعیت اجماع پر اگر وجود  
او کا ہو دسواں مسئلہ ملاک ہی انسان کا جبکہ وہ طرف اپنے نفس کے حوالہ  
کر دیا جائیگا یہاں مسئلہ نص ہی توکل پر جبکہ انسان اپنے اوپر بہرہ و سارکیشی  
بارہواں مسئلہ تنبیہ ہی بطلان شرک پر تیسرا ہواں مسئلہ تنبیہ ہی بطلان مع پر چودہواں  
مسئلہ آیات فاتحہ میں انسان اگر اس سورت کی ہر آیت کو بخوبی سمجھ لی تو نفع  
کامل ہو جائی اہل علم نے ہر آیت کی سنی میں ایک تصنیف مفرد کی ہے ف  
احادیث میں جو ترغیبات بابت قرأت قرآن و تلاوت و تعلم و تعلیم کتاب اللہ کے  
آئی ہیں اور وہ بہت کثرت سے ہیں سو وہ تلاوت و تعلم و تعلیم فاتحہ پر  
مستتر ہوتی ہیں اس لیے کہ فاتحہ اللہ کا کلام ہی اور افضل و جامع کلام ہی ولہذا

اس تعلیم سے یہی ہے کہ مومن اعتقاد و اعمال و اقوال و حرکات و سکنات و احوال  
 سے ان دونوں فرقہ منسوب و گمراہ کے حذر کری اور ان کی مشابہت سے  
 ہزاروں بھاگی اس لیے کہ قرآن میں فرمایا ہے ومن یقل لہم منکم فائدہ منہم اور  
 حدیث شریف میں آیا ہے من تشبہ بقوم فهو منہم اب دیکھو کہ حذر کرنا تو کجی جو  
 شخص ان کو یہ بات کہتا ہے کہ تم مطابق مضمون فاتحہ کے عمل کرو یعنی محمد  
 بن جاوید و صراط مستقیم اتباع کتب سنت پر چلو اور طریقہ مخالفین دین اسلام کو  
 جھوٹا اور تقلید رجال سے بھاؤ اور نصوص قرآن و حدیث کو کھڑو اور محدثات امور  
 سے بچو اور انواع شرک و اقسام بدعت سی دور ہو تو یہ خود اوسے بچاؤ ہی الہی  
 اور مردود و باطلی کو گمراہ سمجھتے ہیں اور متبع جانتے ہیں بلکہ اوس کی تکفیر کرتی ہیں ۵  
 یا فرغۃ جہالت نصوص نبیہا وقصودہ وحقائق الامیان  
 فسطوا علی اتباعہ وجنودہ بالغی والتکفیر والطغیان  
 لا یحق لا یکن لغیرہ ۴ ولعبدہ حقہما حقان  
 لا یجمل الحقین حقاً واحداً من غیر تمیز ولا فرقان  
 آمین فاتحہ میں داخل نہیں ہے لیکن تائید میں ہے لفظ ومعنی دعا پر یعنی ای اسد تو  
 ہمارے اس شہناو دعا کو قبول فرما سو جاہل کو یہ بات بتا دینا چاہیے تاکہ وہ اس  
 لفظ کو کلام نہ سمجھ لی بلکہ سورہ فاتحہ میں کئی سائل میں ایک ایاک نعبد وایاک  
 نستعین آمین توحید خالص ہے دوسرا مسلمانہ نا انصراط المستقیم ہی اس میں

رواہ ابن جبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اس جگہ اس سورت کو  
افضل قرآن شمرایا ہے وسد احمد اور حدیث ابو ہریرہ کی جبین کہ یہ ایک تھا  
نصفہالی ونصفہ العبدی پہلی گزر چکی ہے اور وہ حدیث قدسی ہے ابن عباس  
کہتے ہیں حضرت جبریل پاسبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے تھے کہ نبی  
ایک آواز اوپر سے نسی جبریل نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا جو آج کھلا ہے  
پہلے بھی نہیں کھلا تھا ہر ایک فرشتہ اوس دروازی سے اوتا کما کہ یہ فرشتہ  
کسی زمین پر نہیں آیا تھا مگر آج کی دن اوس فرشتے نے سلام کیا اور کہا ابشر بنی  
اوتیتہما لم یبق تمنا نبی قبلك فالحق الكتاب وخاتم سورة البقرة ان تقر بحرف  
منہما الا اعطیتہ رواہ مسلم والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرطہما و  
حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کل امری بال لا ید فیہ بسم اللہ فوالجذم  
رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجہ یعنی جس عمدہ کام کو بسم اللہ سے شروع نہیں  
کرتے ہیں وہ بی برکت ہو جاتا ہے اور ابن عمر رفعاً کہتے ہیں کان جبریل اذا جاء  
بالوحی اول ما یلقى بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ الدارقطنی یہ دلیل ہی اس بات پر کہ  
بسمہ ایک آیت مستقل ہے ہر سورت کی شجی نے کہا بسمہ اعظم ہے بخاری کا لفظ جاء  
سے یہ ہے اسم اللہ الاعظم هو اللہ الاتی اند فی جمیع القرآن یدہ بقیل کل اسم  
علی مرتضیٰ کہتے تھے جب تو کسی در ملی میں پڑی تو بسم اللہ اسخ اور حوقلہ کہ اللہ جو  
انواع بلا یا چاہتا ہے وہ اس کہنی کے سبب ہی دور کر دیتا ہے رواہ ابن السنی

بالخصوص فضائل اس سورت مبارکہ کے آئے ہیں حدیث ابو سعید بن الخضر بن  
 فرمایا ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ رواہ البخاری و ابو داؤد  
 والنسائی وابن ماجہ اطلاق لفظ قرآن عظیم کا اس سورت مختصر پر دلیل ہے کمال  
 عظمت پر اس کلام عالی مقام کی آبی بن کعب سے فرمایا تھا والذی نفی بیدہ  
 ما انزل فی التوراة ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلاً وانها سبع  
 من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن  
 صحیح و رواہ ابن خزمیہ وابن حبان فی صحیحہما والمحاکم وقال صحیح علی شرطہم  
 یہ حدیث نخص قطعی ہے عظمت پر اس سورت کی اس لیے کہ اول حضرت فی قسم  
 کہائی واسطی تا کیا مرام بعد کی اور حضرت کی قسم بلا شک و شبہ سچی ہے ہر او کو  
 ہر چار کتب آسمانی سے بہتر نہیں لایکونکہ یہ کہا کہ اس حبسی سورت فاضلہ حب امہ  
 کسی کتاب سابق میں نہیں اور تری حتی کہ قرآن میں بھی اس جو شکی کوئی سورت  
 دربارہ اپنی معانی خاصہ کی نہیں ہے اس سی زیادہ اور کیا مبالغہ ہو سکتا ہے  
 کہ یہ جزو کل سی بزرگ نہیں اور خود اس مقدار قلیل کو قرآن عظیم فرمایا ہی تثنائی اس لیے  
 کہا کہ یا تو یہ دو بار اور تری ہی ایک بار کے میں اور بار دیگر مدنی میں سو تیشہ  
 نزول بجای خود ایک دلیل قوی ہے اس کی فضیلت و شرف پر یا یہ ہر نماز میں  
 بار بار پڑھی جاتی ہے حدیث انس میں آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے جو توبہ  
 آپ کی سفر میں اوترا تھا فرمایا لا اخبرک بافضل القرآن قال بلی فقلی الحمد لله رب العالمین



اس سورت شریف کو حدیث ابن عمر میں برابر ربع قرآن کے ٹھیرایا ہے اخراج محمد بن نصر والطبرانی نوئل بن معاویہ شجعی نے کہا تھا اسی رسول خدا مجھے کچھ کہنا کہ میں بستر پر جا کر پڑھا کروں فرمایا کہ اسے دن پڑھا کر سویا کر کہ یہ برات ہے شرک سی اخراج احمد و اہل السنن ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو تم کو اشراک بالسدی نجات دی تم سورۃ کافرون وقت سونے کے پڑھا کرو اخراج ابی یعلیٰ والطبرانی حدیث زید بن ارقم میں رفا آیا ہے جو ملا السدی یہ دو سورتیں لیکر اوسپر کچھ حساب نہیں کافرون و قتل ہو السدا اخراج ابن مردودہ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں ذکر اخلاص توحید اور رد شرک کا ہے اس لیے جو کوئی مطابق ان کی عقیدہ رکھیگا اور عمل کر کے اللہ سے ملے گا تو اسداوس کی مغفرت کرے گا لہذا زید بن حارثہ سے فرمایا تھا کہ جب تو بستر پر آئی تو ان دونوں سورتوں کو آخر تک پڑھ لی کہ یہ برات ہے شرک سی پڑھنا ان دونوں سورتوں کا سوتے وقت اس لیے ارشاد کیا کہ اگر اوس رات میں مرجیگا تو موحدا مرجیگا شرک سی بری رہیگا و سدا محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

قل يا ايها الكافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد  
ما اعبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دينکم ولی دين تو کلمہ سی منکر و میں نہیں  
پوجتا جس کو تم پوجو اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں اور نہ تم پوجو جس کو تم فی پوجا

والسید علی بن عیسیٰ عن عیسیٰ بن مطعلا اور دربارہ سورہ فاتحہ صحیحین میں آیا ہی و ما  
 بد ربک اغافقہ اور بعض روایات میں فرمایا ہے شفاء من کل داء حدیث  
 مستقل بن یارمین یون آیا ہے کہ فاتحہ مجہی زیر عرش سے دیکھی ہے رواہ الحاکم  
 وقال صحیح الاسناد کتاب الدار والدوامین بیان رقیہ کا ساتھ فاتحہ کے لکھا گیا  
 ہے و لد الحمایک جامع تامل علم فی تفسیر فاتحہ کی مستقل طور پر لکھی ہے اور بعض نے  
 مسائل علوم کثیرہ اوس سے استخراج کی ہیں کتاب منازل السائرین اور اوس کی  
 شرح مراجع السالکین اور رسالہ تجرید التوحید المفید للقرنیہ گو یا تفسیر فاتحہ میں  
 صاحب کتاب دین خالص وغیرہ فی تیس موضع میں اس سورت ہی توحید پر استدلال  
 کیا ہے و لد الحماس جگہ یہ بیان اس سورت کا علاوہ اوس بیان کے ہے جو کہ  
 فتح البیان اور ترجمان القرآن میں لکھا گیا ہے

در بندان مباشش کہ مضمون نامزد است صد سال متوان سخن از زلفت یا گفت  
 غرض کہ پہلی بسم لد توحید کی یہی بسمہ و فاتحہ ہی جس نے اس کے معنی سمجھ کر عمل  
 کیا تو وہ موجب خالص ہوا اور ناجی ٹھہرا اور جس نے برخلاف اس کی عقیدہ و عمل  
 رکھا وہ شرک یا بدعتی ہوا اللهم احفظنا ۵

کن کیف شئت فان الله ذو کرم وما علیک اذا ذنبت من بأس  
 الا اثنتین فلا تقصی جسا ابدًا الشریک بالله ولا یذاع للناس

سورہ کافرون

کلیہٴ خلاص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہیں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود  
 نہ ہو اور نہ سوا اس کی راہ کی جو رسول لائے ہیں کوئی راہ ہو رہے شرک کا فر  
 سو عابد غیر اللہ ہیں جس کا اللہ فی حکم نہیں دیا ولہذا حضرت نبیؐ اولیٰ سے کہہ دیا  
 کہ تمہارا دین تمہاری لیے ہے اور ہمارا دین ہماری لیے ہے کہا قال سبحانہ و تعالیٰ  
 وان کذب فقل لی علی و لکم علیکم انذری عن ما اعلیٰ و انا بریٰ مما تعلیٰ و افرمایا  
 لنا اعمالنا و لکم اعمالکم بخاری نے کہا یعنی تم کو تمہارا دین کفر ہے اور مجھ کو میرا دین  
 اسلام بعض نے کہا اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ میں اس دم نہیں پوچھا جو تم  
 پوچھتے ہو اور نہ میں باقی عمر نبیؐ میں تمہاری بات مانوں اور نہ تم اوکو پوچھو گے  
 جس کو میں پوچھا ہوں یہ وہی لوگ ہیں جن کی حق میں فرمایا ہے ولیدین کثیرا  
 منہم ما انزل الیہ من ربک طغیاناً و کفراً امام شافعیؒ وغیرہ نے لکھ دینکھ  
 ولی دین سے اس بات پر استدلال کیا ہی کہ کفر ملت و احمد ہی یہ وہی نصار  
 سے اور نصاریٰ نبیؐ یہود سے ملت اخذ کی ہے کیونکہ ان دونوں کے آپس میں  
 نسب یا حسب ہی جس کی وہ متواتر ہوتے ہیں غرضکہ اسلام کے سوا جتنے مل  
 و دخل وادیان و مذاہب ہیں بطمانین سب مثل ایک چیز کے ہیں حافظ ابن القیمؒ نے  
 بدائع الفوائد میں اس آیت کی نیچے دس مسئلے لکھے ہیں اور کہا ہے کہ نفی محض  
 اس سورت عظیمہ کا خاصہ ہی اس لیے کہ یہ سورت براءت ہے شرک ہی طبع  
 کہ حدیث میں آیا ہے مقصود عظیم اس ہی یہی بیزاری مطلق ہے درمیان موحدین

اور نہ تلو پو پنا جس کو میں پو چون تم کو تمہاری راہ اور محبو سیری راہ موضح قرآن  
 میں کہا ہے یعنی تم نے ضد باندھی اپ سمجھا نا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالیٰ  
 فیصلہ نہ کری انتہے ابن کثیر نے کہا یہ سورت بیزاری ہے اوس عمل سے جو شرک  
 کرتے ہیں اس میں حکم ہے اخلاص توحید کے اختیار کر نیکا لفظ کافرون شامل ہی ہر  
 کافر کو جو روی زمین پر ہے اگرچہ پنا طلب دل اس خطاب و موہبت کی کفار قریش  
 تھے کہا ہے کہ وہ حضرت کو اپنی جہل سے یہ کہتے تھے کہ ایک سال تم ہمارے  
 بتوں کو پوچو ایک سال ہم تمہاری معبود کو پوچیں گی اور یہ سورت اوتری اللہ  
 نے فرمایا ای سپیہ قرآن کی دین سے بالکل بیزار ہو جاؤ اور کہدو کہ جسکو تم پوچتی ہو  
 یعنی اصنام و انداد و اوثان میں اون کو ہرگز نہیں پوچ سکتا اور نہ جسکو میں پوچتا  
 ہوں یعنی اللہ جسدہ لا شریک لہ تم اوس کو پوچو گی پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ میں عبادت  
 میں تمہاری راہ پر نہیں چل سکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہو سکتا ہوں میں تو اللہ کے  
 عبادت مطابق اوس کی رضا و محبت کے کرتا ہوں اور کروں گا تم اوس کی حکم و شریعہ  
 کی اوس کی عبادت کرنے میں پیروی نہیں کرتے بلکہ تم نے اپنے جی سے  
 ایک نئی چیز نکالی ہے کما قال تعالیٰ ان ینبعین الا الظن وما لقوی الا نفسی لعلہ  
 ساء ہم من رجح العدی پس حضرت نے اون کی ساری اعمال سے تبرک کیا کیونکہ  
 عابد کو ایک معبود درکار ہوتا ہے جس کی وہ عبادت کری اور اوس کی راہ پر چلے  
 چنانچہ رسول اور اتباع رسول فی اللہ تعالیٰ کو موافق اوس کی شریعہ کی پوچا و لندا

ہی ولہذا اس کو سورہ اخلاص کہتی ہیں اور اسمین برأت محض ہے شرک و کفری  
یعنی میں ہرگز تمہاری موافقت نہ کروں گا اس لیے کہ تمہارا دین بالکل باطل ہے  
اور وہ تمہاری ساتھ نہ قص ہے میری شرکت اوسمین یعنی چہ اور تم اس میں حق  
میں میری شرکت نہیں کرتے ہو تو یہ غایت درجی کی برأت ہوئی اور کہاں  
ہے جس کی بنیاد پر نسخ کما جائی یا تخصیص ہیری ہی حکم اوس برأت کا ہے جو  
در بیان اتباع رسول و اہل سنت اور در بیان اہل بدع و ضلال کے ہے خلفاء  
و ذریت رسولؐ فی ہی مشرکین و کفار سے یہی بات کہی تھی لکہ دینکم ولنا دیننا  
اس سی یہ لازم نہیں آیا کہ اونہوں نے اول کو اون کی بدعت پر مقرر رکھا تھا  
بلکہ اس کہنے میں اپنی برأت کا اظہار کیا تھا معذاوہ شرکین پر جہاد کرتی تھی  
اور متبعین پر رد فرماتے انھی ما قالہ ابن القیم ملخصاً اب جو سلمان معنی اس  
سورت کی بخوبی سمجھ لیا کہ وہ شرک و عبادت غیر اللہ سے بری ہو جائیگا اور جسے اس  
سورت کو پڑھا اور سمجھا اور موافق اس کی عمل نہ کیا اور اعتقاد نہ رکھا تو وہ منافق  
ہے یا شرک کا فر اوس کا ظاہر موافق باطن کے نہوا عیاذ باللہ

### سورہ قل ہواللہ احد

اس سورت کی نام بہت ہیں شہور نام اسکا سورہ اخلاص ہے ان ناموں کو خطیب  
نے ذکر کیا ہے کثرت ناموں کی دلیل ہے شرف ہی پر اس سورت میں توحید  
کی صراحت اور بت پرستوں پر رد اور قائلین بتیہ و تثلیث پر انکار ہے یہ سورت

مشرکین کے ولندا واسطی تحقیق برات کے جانبین میں حرف نفی لایا گیا یہی حاکم  
 صحیحاً تضمن اثبات ہی یعنی لا اعبد ما تعبدون برات محض ہے ولا انتو عابدون  
 ما اعبد اثبات معبود برحق ہے جس کی عبادت سے یہ شرکین بری ہیں پس  
 یہ سورت سبیل اس تضمن معنی نفی و اثبات کی مطابق قول امام احتفاء کے ہے  
 انی براء ما تعبدون الا الذی فطنی اور موافق فرقہ توحید کے بھی ہے واذ  
 اخذ لقمی هم وما یعبدون الا الله ولندا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں  
 سورتوں کو سنت صبح و مغرب میں پڑھتے تھے اس لیے کہ یہ سورتا خلاص ہیں اور  
 مشتمل ہیں ہر دونوں توحید پر جن بغیر کسی بندے کی نجات و فلاح نہیں ہو سکتی  
 ہے وہ دونوں یہ ہیں ایک عل و اعتقاد اللہ کی نثر یہ کاشک و کفر و ولد و والد  
 سے کیونکہ اللہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے دوسری نوع توحید کی قصد و ارادہ ہے  
 کہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت مقصود و مراد نہ ہو اور کسی کو اس کی عبادت میں  
 شریک نہ کری بلکہ نرا اکیلا اللہ ہی معبود و شریعہ سو یہ سورت اس مقصد محمود پر بخوبی  
 مشتمل ہے اور غرض تکرار عبارت سے تاکید و قطع طمع کفار ہے اجابت رسول  
 سے مراد دین ہی یہی کہ تم کفر و شرک پر راضی ہو اور میں توحید و اسلام پر راضی  
 ہوں یا تم کو ہمارے عمل کی جزا ملیگی اور مجھ کو میرے عمل کی اس لیے کہ دین بخشنے  
 جزا ہی آتا ہے کما ین تدان جسے کہا کہ یہ آیت یا یہ ساری سورت منوحہ ہے  
 اس میں غلطی کی بلکہ یہ سورت محکم ہے امین دخول نسخ کا محال ہے یہ تو مومکد اظہار توحید

الفاظ جدید ایجاد کی ہیں اور الفاظ مخصوص جوڑ دیں مثلاً کتب حقائین تعریف  
 مسعود برحق کی بیان کرتے ہیں کہ وہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ تخیل نہ بعض  
 نہ داخل عالم نہ خارج عالم نہ جہت میں ہی نہ عرش پر نہ خود لک حالانکہ ان الفاظ  
 کی موافق عقیدہ رکھنے میں کبھی تو ان الفاظ مخصوص صریح محکمہ کا لازم آتا ہے اور کبھی  
 گرفتاری بدعت میں ہوتی ہے اس لیے کہ جب یہ الفاظ اور یہ خواص صحابہ و  
 تابعین و تبع تابعین سے ثابت نہیں ہے اور یہ عبارت بقائے نصرت قرآن کے  
 واسطی تنزیہ کے بنائی گئی ہے تو سراسر محدث و بدعت ہوئی گو سننے اور  
 کچھ نہ مانی تنزیہ کے نہوں اور استواء الرحمن کا عرش پر نص قرآن و اولاد سنت  
 مطہرہ وجود تو ترغوی بلکہ لفظی کو پہنچ گئے ہیں ثابت ہے تو پہنچی استواء  
 کی مثلاً اگر انصار آیہ الرحمن علی العرش استوی نہیں ہے تو پہر کیا ہے اسی طرح علو  
 خدا کا خلق پر پوجہ استواء کی اور مبائن ہونا اور کاساری مخلوق ہی بذات خود  
 براہین کتاب و حدیث سے ثابت ہی پہنچی جہت علو کی یعنی جب مانا کہ لفظ جہت  
 کا کسی آیت یا خبر مرفوع میں نہیں آیا ہے اور سلف فی ساتھ اس کی تکمیل نہیں  
 کیا لیکن علو علی اعلیٰ تو بہر حال مخصوص قرآن و حدیث ہی انکار جہت سے انکار  
 علو کا لازم نہیں آتا ہی مان اگر کوئی قائل علو کا ہے مگر لفظ جہت نہیں کہتا تو وہ عامل  
 بالحدیث ہے اسی طرح جو اسامی سنی سوائے الفاظ سورۃ اخلاص کے کہ تبارہ  
 اور سنت مطہرہ میں آئی ہیں وہ واسطی شناخت حق تعالیٰ کی کفایت کرتے ہیں

چار یا پنج آیت ہی بعض نے کہا کمی ہی اور بعض نے کہا مٹی ہے ابی بن کعب  
 کہتے ہیں مشرکوں نے حضرت سے کہا تھا کہ اسی محمد تم ہم کو نسل نبی رب کا بناؤ اور میر  
 اسد نے یہ سورت نازل کی جو شئی پیدا ہوتی ہے وہ مرتی ہے اور جو مرتی ہے وہ  
 مروت ہوتی ہے اسد تعالیٰ نہ مری اور نہ کوئی اسکا وارث بنی اسد کا کوئی شبیہ و  
 عدیل نہیں ہے لیس کشفہ شی رواہ احمد والبخاری فی تاریخہ وابن قتیبہ والحاکم  
 وصحیحہ اس کو ترمذی نے بھی ابوالعالیہ سے مرسل روایت کیا ہے اور ذوالابی بن  
 کعب کا نہیں کیا اور کہا کہ یہ اصح ہے جاہل کہتے ہیں اکیل عربی نے اگر حضرت ہی  
 کہا انب لنا ربک او سپرہ سورت آئی اخراجہ الطبرانی والیہقی وابو نعیم وغیرہم  
 وحسن السیوطی اسناد ابن مسعود کا لفظ یہ ہی کہ قریش نے حضرت سے کہا انب لنا ربک  
 او سپرہ یہ آیت نازل ہوئی اخراجہ ابوالشیخ والطبرانی ووسلفظ ابن عباس کا یہ  
 کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی انہیں کعب بن اشرف وحیی  
 بن اخطب بھی تھا اوس نے کہا یا محمد صف لنا ربک الذی بعثک او سپرہ اسد نے یہ  
 سورت بھیجی رواہ الیہقی معلوم ہوا کہ اسد تعالیٰ نے بیان اپنے نسب کا پیغمبر صلی اللہ  
 وآلہ وسلم پر چھوڑا بلکہ خود تکفل اس بیان عظیم الشان فصیح الکمان کا ہوا اب جو کوئی  
 ہم ہی چوچی کہ ہماری رب کا نسب یا وصف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بھی یہ  
 اوصاف اوس کی جو اس سورت میں آئی ہیں بیان کر دیں اور اپنے طرف سے  
 کوئی عبارت مبتدع نہ نکالیں جس طرح کہ تکلیف میں سلام نے واسطی شناخت رب العالمین کے



مین نہ پڑتی تو خاصی مسجد مخلص ہو جاتی و لکن جب اونون فی ما انا علیہ واصحابی پر عمل نہ کیا اور اون کی دل میں زنج تھا تو وہ در پی تشابہات کے ہو گئی اور طرط مستقیم سی دور جا پڑی اور محکمات کو بھی ماول نہیں لایا جالا کہ وہ تشابہات کا طرف محکمات کی چاہیے تھانہ بالکس بالجلہ جو مسلمان اپنی دین پر پخیل ہو اور یہ چاہا کہ وہ دنیا میں ایمان سے رہے اور ایمان ہی پر رہے اوپر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اوس طرح پر پہچان رکھے جس طرح کہ خود اوسنی ہمین اس سورہ مبارکہ میں اور جا بجا دیگر آیات قرآن میں آپ کو پہچنایا ہے اور اوس کی رسول نے اوس کی اوصاف اپنے سنن و احادیث میں ذکر فرمائے ہیں اور اس کی عبادت میں کسی کو صدمہ ہو یا دشمن شریک نہ کری اور گمان پرست پیر پرست گور پرست کو بپرست و نحوہ نہ بنے تب کہ میں وہ مسجد خالص اور لائق مغفرت کی ہو گا ورنہ مشرک کی لیے حکم خود ناکار کا ہے اسی طرح جس کی بدعت عقیدہ و عمل میں سر کھنڈر ایک پہنچ گئی ہے جیسے روافض خوارج اور اون کی امثال وہ بھی مغلذ فی النار ہو گا اس جگہ کچھ زیادہ بحث کرنا اس مضمون مدخول و جلیہ متعرضہ و مقصود نہیں ہے بلکہ مقصد فقط ثابت کرنا توحید خالص کا ہے اس سورت اخلاص سے یہ سورت اپنی باب میں عظیم الشان ہے و لہذا ابی بن کعب نے رفعا کہا ہے کہ جس نے یہ سورت پڑھی اوس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑھا اخرجہ احمد و النسانی وغیرہا انس کہتے ہیں ایک آدمی پاس حضرت کی آیا اور کہا انی احب هذه السورة

جیسی علیم سمیع بصیر قادر رحیم کریم غفور قہار و بخوبیا اور ہم کو حکم ہے کہ ہم اسد تعالیٰ کو  
اوس کی اول ناسون سی پکارین قل ادعوا للہ وادعوا للرحمن یا ما تدعونہ <sup>الجنات</sup> الا للہ  
یہ ایک قسم کی اوصاف مہین اور دوسری قسم کی وہ وصف مہین جو ہم بغیر اس تواریخ  
جیسی مدو عین و مستدم و بخوبیا یہی بہت سے صفات مہین بہتینی فی کتاب الاسماء  
والصفات اسی باب مین استقر کر کے لکھی ہے اور کتاب اجواز و الصلوات بھی  
ان اسماء و صفات پر سب معانی کی مشتمل ہے سو یہی اسماء و صفات واسطی معرفت  
و شناخت اسد تعالیٰ کی کنایت کرتے ہیں ان کی سو جس قسم عبارتین اور لفظین  
اہل کلام فی نکالی مہین وہ سب بعزت محض مہین ممکن نہیں ہے کہ ان کا قائل و معتقد  
خلل اعتقاد و عمل سے محفوظ رہ سکی رہی یہ بات کہ بعض ان الفاظ صفات سے ظاہر  
مین تشبیہ یا تمثیل یا تجسیم مکتبی ہے سو علاج اس غماہ کا اس کلمہ اجمالی سے ہوتا  
ہے لیس کشلہ شی و لد لیکن لہ کھا احد اور جو صفات ایسے مہین جن کو سلف نے  
متشابہات مین کہا ہی جیسے قرب و محبت و بخوبیا و بان اوسی قدر کافی ہے کہ  
موافق ظاہر ان الفاظ کی ایمان لائی اپنی عقل و خوض کو خسل ندی اور اسد تعالیٰ کو  
جلہ صفات مخلوقین سے سزہ جانی اور کسی جگہ بھی کوئی تاویل نہ کری کیونکہ یہ تاویل  
سلف سی ماثور نہیں ہے بلکہ ایک شعبہ ہے مگذیب کا بڑی گمراہی بہتر فرقون کی  
اسی جگہ سے ہوئی کہ انہوں نے اپنی اوقات خوض مین ان صفات اور ان کی  
کیفیات مین ضائع کی اگر مخبر ایمان لانی پر اکتفا کرتے اور تاویل بار و توجہ کا سد

اور زمین اسکا پڑھنا دوست رکھتا ہوں فرمایا اوس کو خبر کرو کہ اسے اوس کو سوت  
 رکھتا ہے هذا لفظ البخاری فی کتاب التحدید و سلفظ بخاری کا انس سی  
 کتاب الصلوۃ میں یوں ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کی  
 کرتا تھا جب کوئی سورت نماز میں پڑھتا جہر سورتین کہ نماز میں پڑھی جاتی ہیں تو  
 اوس کو اسی سورت سی آغاز کرتا کہ پہلی قیل ہوا اسے پڑھتا پھر کوئی اور سورت پڑھتا  
 ہر رکعت میں اسی طرح کیا کرتا تھا اوس کی اصحاب فی اوس سی اس بار میں  
 گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیوں شروع کیا کرتا ہے کیا تو اس کو کانے  
 نہیں سمجھتا کہ دوسری سورت بھی پڑھتا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑھا کر یا اسکا  
 پڑھنا موقوف رکھ اور دوسری سورت پڑھ اوس فی کہا میں اسکا پڑھنا ہرگز  
 نہ چھوڑوں گا تمہاری خوشی ہو تو میں امامت کروں اور اگر خوشی نہ ہو تو امامت کرنا  
 ترک کروں وہ لوگ اوس کو افضل جانتے تھے غیر کا امامت کرنا پسند نہ کرتی  
 جب حضرت کا جانا اوس طرف ہوا تو آپ سی یہ حال کہا فرمایا اسی فرمان تجھ کو  
 کون مانع ہے اس سی کہ تو اپنے اصحاب کی حکم پر چلے اور تو فی لزوم اس سورت  
 کا ہر رکعت نماز میں کس لپی اختیار کیا ہے اوس فی کہا انی اجمعا فرمایا جبک  
 ایاھا دخلک الجنة یہ حدیث اس لفظ سی کئی طرح پر ہوا بخاری کی اور اسے  
 حدیث فی بھی روایت کی ہے یہ سورت تجر د ہے واسطی بیان توحید وصفات  
 کے آئین دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کائنات معلوم ہی کی وجہ سی ہوتا ہی

انس کہتے ہیں ایک دفعی پاس حضرت کر آیا اور کہا انا احب هذه السورة وما جات ياها اذ خلعت اللبنة رواه احمد  
 والترمذی والبیہقی ابن ربیع کہنے اس سورت کو پڑھاؤ گونا چہن چنان بخشنے گئے بہت سی  
 حدیثیں سنن وغیرہ میں آئی ہیں لیکن ضعیف غریب ہیں اور بعض موضوع ہاں  
 ثلث قرآن ہونا اسکا کئی طرح سی ثابت ہوا ہے بعض روایات صحیح اور بعض  
 حسن ہیں حدیث ابوسعید خدری میں فرمایا ہے قسم ہے اوس کی جس کی ہاتھ  
 میں ہے جان میری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد والبخاری  
 وغیرہما یہ سورت باوجود قصر کے جمع معارف آلیہ پر شامل ہی اور محدود کرتی  
 ہے حدیث میں اس کو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد اس سورت کی مخصوص ہیں  
 عقائد و احکام و قصص میں کشاف میں جو یہ کہا ہے کہ یہ برابر ساری قرآن کی ہے  
 سود وائی نے کہا کہ میں یہ روایت کتب تفسیر و حدیث میں نہیں دیکھے انتے  
 میں کہتا ہوں کہ گو یہ روایت نہ ہو لیکن معنی اس کے صحیح ہیں جب ایک بار کا پڑھنا  
 برابر تہائی قرآن کے ٹیڑا تو تین بار کا پڑھنا برابر ساری قرآن کے بالیقین ہوگا  
 اس سورت کی فضیلت میں اگر اور کچھ نہ آتا مگر یہی ایک حدیث عائشہ کے  
 جو صحیحین وغیرہ میں ہے تو کفایت کرتی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ایک شخص کو ایک لشکر خرد میں بھیجا تھا وہ اپنی اصحاب کو نماز پڑھاتا اور اسی ہوتے  
 جہنم کرتا وہ لوگ جب پہر کرتے تھے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے دریافت  
 کرو کہ وہ کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچھا تو اوس نے کہا کہ صفت رحمن کی ہے

تقدردہ البخاری میں لفظ انکا یہ ہے کہ ایک رات قتادہ بن نمان اسی سورت کو پڑھتے رہے یہ ذکر حضرت سے ہوا فرمایا والدہ یہ سورت بارہ نصف ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کی تمام شب درست ہے ابن عمر کہتے ہیں ابویوب انصاری ایک مجلس میں یہ بات کہہ رہے تھے کہ کیا ایک شخص تہا ثلث قرآن ہر رات میں نہیں پڑھ سکتا ہی لوگوں نے کہا کس کو یہ طاقت ہے کہا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اتنے میں حضرت آگئی اور ابویوب کا کہنا سنا فرمایا صدق ابویوب رواہ احمد ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نبی کا جمع ہوا جو مین تم پڑھتے قرآن پڑھو گا لوگ جمع ہو گئے حضرت نے باہر کر قل ہو اللہ پڑھ ہی پھر چلے گئے بعض نے بعض سے کہا حضرت نبی تو یہ فرمایا تھا کہ میں ثلث قرآن پڑھو گا ہم سمجھے تھے کہ کوئی خبر آسمان سے آئی ہوگی حضرت نے نکل کر فرمایا میں نے جو تم سے کہا تھا وہ ٹھیک ہی ادا ہوا تقدل ثلث القرآن مکتدا رواہ مسلم والترمذی وقال حسن صحیح غریب ابن کثیر نے اس جگہ بہت سی حدیثیں دربارہ ثلث قرآن ہونے اس سورت کے نقل کی ہیں ابوالدرداء کہتے ہیں حضرت نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑھے کہا ہاں ای رسول خدا ہم اس سے اضعف و اعجز ہیں فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ ثلث قرآن رواہ احمد و مسلم و النسائی اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سورت کو شخص

سو اس علم کا معلوم اللہ تعالیٰ اور اوس کی صفات ہیں کہ کون چیز اللہ کی صفات میں  
 جائز ہے اور کون نا جائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلالت محل کا کیا  
 پوچنا توحید کے بیان میں اہل دین کی کتب مستقلہ لکھی ہیں جیسے دین جنہ الص  
 و تقویۃ الایمان و دعایۃ الایمان و در فضید و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید  
 الی غیر ذلک شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرامی اور حافظ ابن القیم کی تالیفات اس  
 باب میں خطیب فی المحارب ہی یہ وہ علم ہے جس کی مدعی بہت ہیں مگر سوا افراد علماء  
 و فحول اہل علم کے کوئی اوس کی دقائق کو نہیں پہنچا حالانکہ شرک کے ستر  
 و روازی ہیں اور حجت کی بہتر دروازی شرک جلی سے تو بعض اہل اسلام  
 بچ ہی جاتے ہیں مگر شرک خفی سے بچنا اوس کو نصیب ہوتا ہے جو کہ موفق بر اللہ  
 ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب  
 علیہم ولا الضالین اللھم امین ابن کثیر کہتے ہیں بخاری نے ابو سعید سے روایت  
 کیا ہے کہ ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ وہ بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتا ہے  
 صبح کو اگر حضرت سے ذکر کیا گیا اوس نے اس مرد کو قلیل و حقیر جانا فرمایا والذی  
 نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن و رواہ النسائی ایضا و قال النظار ابو حمید  
 کا یہ ہے کہ حضرت علی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک  
 تم میں کا اس بات سے عاجز ہے کہ تمہاری قرآن پڑھے ایک رات میں یہ بات  
 اون پر شاق گذری اور کہا ہم میں یہ طاقت کس کو ہے فرمایا اللہ واحد الصمد صمد قرآن

اسد اوس کی لپی بہشت میں ایک محل بناتا ہے عمر نے کہا اب ہم اسکو بہت پرہیز  
 کریں گی اسی رسول خدا فرمایا اکثر والہیب تھرد بہا حد سند دارمی میں  
 اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی بیس بار پڑھ لیا اوس کے لیے دو محل اور تیس  
 بار پڑھ لیا اوس کی لیے تین محل طیار سون کی عمر بن خطاب نے کہا اب ہمارے  
 محلات بہت سی ہو جائیں گی فرمایا اللہ اوسع من ذلك وهذا امر سلجید انس بن  
 مالک کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی قتل ہو اسد کو پچاس بار پڑھتا ہے اسد اوس کے  
 گناہ پچاس برس کی بخشتیا ہے رواہ ابویعلیٰ لکن اس کی سند ضعیف ہی ابن کثیر  
 نے احادیث کثیرہ بیان میں فضیلت سورۃ اخلاص کی نقل کیے ہیں زمین دوسو  
 بار پڑھنی کا اجر آیا ہے لکن غالب ضعیف ہیں جریدہ نے کہا میں ہمارے حضرت کے  
 مسجد میں آیا ایک شخص نماز میں یہ دعا کرتا تھا اللھم اسألتک بانی اشھدان لا الھ الا  
 انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لھ کفوا احد حضرت نے فرمایا  
 والذی نفسی بیدہ لقد سألہ باسمہ الا عظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی  
 بہ اجاب رواہ اہل السنن وقال الترمذی حسن غریب حدیث جابر بن دوس بار  
 پڑھنا اسکا بعد مغرب کی آیا ہی فرمایا جس دروازہ جنت سے چاہے داخل ہو اور  
 جس جوڑ عین کو چاہے بیا ہے رواہ ابویعلیٰ ابن کثیر نے اسکی سند پر کچھ تکلم نہیں  
 کیا حدیث جبرین عبد اسد میں فرمایا ہے کہ جو کوئی وقت دخول منزل کے اسکو پڑھ لیا  
 اوس کو مہر الون سے اور اوس کی مہاریون سے فقر و ور ہوگا رواہ الطبرانی لکن اسکی

ہر شب ہر روز ضرور پڑھ لیا کری حدیث عقبہ بن ابی معیط میں ہے اسکو ثلث  
قرآن پڑھنا ہے رواہ احمد والنسائی فی البیوم والليلة حمید بن عبد الرحمن کہتے  
ہیں چند صحابی آپس میں حضرت سے یہ حدیث روایت کرتے تھے کہ آپ نے  
فرمایا قل هو الله احد ثلث القرآن لم یصلی لہا رواہ النسائی یعنی اسکا نماز میں پڑھنا  
برابر پڑھنے تھا فی قرآن کے ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں میں ہمراہ حضرت کے آیا آپ نے  
ایک شخص کو سنا کہ قل هو احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہو گئی میں نے کہا کیا جیسے  
فرمایا جنت رواہ مالک بن انس والترمذی والنسائی وقال الترمذی حسن  
صحیح غریب اور یہ حدیث کہ حاک ایاھا ادخلک الجنة پہلے گزرجی ہے عبد اللہ بن  
حبیب کا لفظ یہی ہے کہ ہکویا پس و مار کی پہونچی ہم حضرت کے منظر تھے کہ اگر مناز  
پڑھا نہیں آپ آئی اور سیرا ماتہ کیوکر کہا پڑھ میں چکار ہا پہر فرمایا کہ میں نے کہا کیا  
کہوں فرمایا قل هو احد و موقوفین شام و صبح تین بار ہکویہ ہر دن دو بار  
کفایت کریں گی رواہ عبد اللہ بن احمد و ابو داود والترمذی والنسائی و  
قال الترمذی حسن صحیح غریب حدیث تیم داری میں فرمایا ہے جس نے کہا لا  
اله الا الله واحد احد احمدا لم یقض صاحبہ ولا ولداً ولم یکن له کفوا احد  
گیارہ بار کہتا ہے احد اوس کی لیے چالیس لاکھ نیکیاں رواہ احمد اس کی سند  
میں خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ فی اوس کو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جہنی کہتے  
ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے قل هو احد کہوں بار پڑھا



نہ بنیا انتہی عکرمہ فی کہا جب یہودنی کہا کہ ہم عابد عزیر ابن اسد ہین اور نصاریٰ  
 نے کہا کہ ہم عابد سیح ابن اسد ہین اور مجوس نے کہا ہم عابد مہروماہ ہین اور  
 مشرکون نے کہا ہم بت پرست ہین تب اسد نے یہ سورت اپنے پیغمبر پر پڑائی  
 اور فرمایا تو کہہ کہ اسد ایک ہے کوئی اہمکان فظیر وزیر مہر مانند برابر والا نہیں ہے  
 اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس بات میں سوا اسد عزوجل کے نہیں ہوتا کیونکہ وہ  
 اپنی ساری صفات و افعال میں کامل ہے ابن عباس فی کہا صدوہ ہے  
 جس کی طرف ساری خلائق اپنے حوائج و مسائل میں محتاج ہو دوسرا لفظ یہی  
 کہ صدوہ اس کو کہتے ہین جو یادت و شرافت و عظمت و علم و حکمت میں کامل  
 ہو سوا یا شخص فقط الہد پاک ہے یہ صفات اوس کو لائق ہین کہ کوئی اوس کے جوڑ  
 کا نہیں ہے اور نہ کوئی شے اوس جیسی فہمجان الواحد القہاد باو اکل نے  
 کہا صدوہ سید ہی جو یادت میں حد تک پہنچ گیا یہی قول ابن مسعود کا بھی ہے  
 زید بن اسلم نے کہا صد یعنی سید ہے حسن فی کہا یعنی باقی بعد خلق کے اور حی و قوم  
 جبکہ زوال نہیں عکرمہ نے کہا صدوہ ہے جس سے کوئی شے باہر نہ نکلے اور  
 کہنا نہ کہای ربیع بن انس نے کہا یعنی وہ جس نے کسی کو نہ بنا اور نہ کسی سے خا گیا  
 گویا بعد کہ تفسیر اس لفظ کی ہٹیرایا ہے یہ تفسیر جدید ہے ابی بن کعب ہی اسی طرف  
 گئے ہین ابن مسعود ابن عباس و سعید بن المسیب و مجاہد و ابن بربیدہ و عکرمہ  
 و سعید بن جبیر و عطاء عطیہ و ضحاک و سدی کا قول یہ ہے کہ صدوہ ہے جسکی

اسنا ضعیف ہی ف دربارہ اکثر قراوت سورہ اخلاص کی سائر احوال میں  
 حدیث انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہیں ہم ہمراہ حضرت کے تبوک میں تھے  
 سورج نکلا اوس دن کی سی روشنی دیکھ و شجاع پہلے کہی نہیں دیکھی تھی  
 جبریل حضرت کے پاس آئی حضرت نے کہا آج کیسی چمک و روشنی ہے کہ اس  
 جیسی کہی نہیں دیکھی کہا معاویہ بن معاویہ لیشی کا انتقال مدینے میں ہو گیا ہی لہذا  
 نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اوپر نماز پڑھیں کہا یہ کس سبب سے کہا وہ رات دن  
 چلتے کھڑے بیٹھے قتل ہوا لہذا حدیث ہمارے تھے احدث رواہ ابو یعلیٰ اس کی  
 سند میں یزید بن ہارون تسم بوضع ہی یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب سانیہ  
 اوس کی ضعیف میں اس کی فضیلت ہمراہ معوذتین کے بھی وارد ہوئی ہے اور  
 ذکر استشفاء کا بھی ساتھ اس کی آیا ہے عائشہ کہتی ہیں حضرت شب کو جب  
 بستر پر آتی تو ہرات دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین  
 پڑھ کر جان تک بدن پر ہاتھ جاسکتا مع فرماتی سرور و اور سامنے کی بدن ہی ہاتھ  
 پہنچنا شروع کرتے تین باریوں ہی کرتی رواہ اہل السن

بسم الله الرحمن الرحيم

قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد تو کہ وہ احد ایک  
 ہے احد نہ دوا رہے نہ کسی کو جانا نہ کسی سے جانا اور نہیں اوس کی جوڑ کا کوئی  
 ف صمد ہی یعنی کہنا تا پتیا نہیں اوس کی طرح کا کوئی نہیں یعنی نہ جو رو کر کے

المدی اوی چس کو وہ ستا ہی وہ اوس کی لیے اولاد میرا تھی مین اور اسدا وکو  
 رزق و عافیت دیتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے المد عز و جل فی کہا جلا یا  
 مجہولان م فی اور اوس کو یہ نہ چاہی ہی تھا اور گالی دی مجہولان ابن آدم نے اور اوسکو یہ  
 نہ چاہی ہی تھا اوسکا جہلا نا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے المد مجہولان احادہ نہ کر گیا جس طرح  
 کہ مجہول پیدا کیا ہے حالانکہ اول خلق مجہول کچھ آسان تر احادہ ہی نہیں ہے اور  
 گالی دنیا اوسکا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے المد فی اپنا ولد اختیار کیا حالانکہ میں احد  
 صمد المولود ہوں کوئی سیری جوڑکا نہیں ہے رواۃ البخاری فتح البیان کا  
 بیان یہ ہے کہ لفظ مبارک المد دلیل ہی جمیع صفات ثبوتیہ کمال پر جیسے علم و قدرت  
 وارادہ اور احد دلیل ہی جمیع صفات جلال پر یہ صفات ثبوتیہ مین جیسی قدم و ثبات  
 صمد وہ ہی جس کا قصدا حاجات مین کرین اس لیے کہ وہ اذن قضای حاجات پر  
 قدرت رکھتا ہے زجاج فی کہا صمد وہ سید ہی جسکے اوپر اور کوئی سید نہ ہوا  
 معنی صمد کی دائم باقی مین ازل سے اب تک یا وہ جو کسی کا محتاج نہو اوی کی ب  
 محتاج ہوں یا جو رغائب مین مقصود اور مصائب مین مستعان نہ ہو یا وہ شخص کہ جو  
 چاہے سو کری اور اپنے اسادی کی موافق حکم دی یا کامل بی عیب تکرار شریف  
 کی اس لیے ہے کہ جو متصف ساتھ اس صفت کے نہیں ہے وہ استحقاق الوہیت  
 سے برکران ہے یا صمد صفت ہے ام شریف کی لکن سیاق متقاضی اسکا ہی کہ جلیل  
 مستقل ہو ابن سعود وابن عباس فی کہا ہے صمد وہ ہے جس کی اختصار نہوں

جوف نہو یعنی ٹوس ہو پولا نہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مراد حضرت بی جوف ہے  
 شعی نے کہا صدوہ ہے جو نہ کہا ہے نہ یہ آبن بریدہ نے کہا صد ایک نو  
 ہے چکنا ہوا بریدہ نے کہا صدوہ ہے جس کی جوف نہو یعنی اندرون شکم اوالقائم  
 طبرانی نے کتاب السنۃ میں بعد ذکر ان اقوال کے کہا ہے کہ یہ سب معانی صحیح ہیں  
 ہماری رب کی صفتیں ہیں سب اوی کی محتاج ہیں وہ اپنی سرداری میں منتہا  
 کو پہنچ گیا ہے نہ صاحب جوف ہے نہ کہا تا ہے نہ پیتا ہے بعد خلق کی باقی ریگا  
 اسی طرح بیقنی ہے کہا ہے پر والد و ولد و صاحبہ کی نفی فرمائی مجاہد نے کہا  
 نفوسی مراد صاحبہ ہی کا قال تعالیٰ بدیع السموات والارض انی یكون له ولد و  
 لکن له صاحبة وخلق کل شیء یعنی جبکہ وہ ہر شے کا خالق و مالک شہیرا تو بہر خلق  
 میں اوس کا نظیر کہاں سے آئیگا جو کہ اوس کی برابری کر سکے تعالیٰ اللہ عن ذلک  
 و تقدس و تنزه الہدی فرمایا ہی وقالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیئا احقاد  
 السموات یقطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هلا ان دعوا للرحمن ولدا  
 وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبد  
 لقد احصاهم وعدہم عد و کلہم اتیہ یوم القیامۃ فردا اور منہ ما یقولوا  
 اتخذ الرحمن ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون لا یشبقونہ بالقول و ہم بامرہ  
 یعلمون اور منہ ما یوحی بایہ و بین الجنة نسا و لقد علمت الجنة انہم  
 المحضرون سبحان اللہ عما یصفون اور صحیح بخاری میں آیا ہے نہیں کوئی زیادہ ترصاب

قرطبی نے کہا یہ زعم ابن سعد کا خلاف اجماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مثل  
ابن سعد کی کہا ہے مگر ابن الانباری نے او سکورو کیا بعض نے کہا یہ انکار  
ابن سعد کا بطور نسیان تھا جس طرح کہ اونون نے سورہ فاتحہ کو بھی صحیفہ سے  
ساقط کر دیا تھا عقبہ بن عامر کہتے ہیں حضرت نے کہا آج کی رات مجھے کچھ کہتے ہیں  
اور میں کہ میں نے ویسی آیتیں نہیں دیکھیں مثل اعدو رب الفلق اور قل اعدو  
رب الناس اخرجه مسلم والترمذی والنسائی وغیرہم حدیث ابوسعید  
خدری میں آیا ہے کہ حضرت چہم زخم بن سے لتوڑ کرتے جب معوذتین اور تری  
پراس کی ماسو کو ترک کر دیا ابن سعد و معوذتین کے اور تو نیکو کو مروہ رکھتے  
تھے اخرجه ابوحاود والنسائی والحاکم وصحیحه ام سلمہ نے رفعا کہا ہے یہ دونوں  
سورتمیں سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہیں رواہ ابن مردودہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
کہتی ہیں حضرت جب بیمار ہوتے تو انہیں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے جبے یاؤ  
بیمار ہوئے تو میں نے پڑھ کر حضرت کے ہاتھ سے مسح کیا تاکہ برکت ہو اخرجه مالک  
فی الموطا اصل اس کی صحیحین میں ہے قریمین ارقم کہتے ہیں ایک یہودی نے  
حضرت پر سحر کیا حضرت بیمار ہو گئے جبریل معوذتین لیکر آئے اور کہا ایک یہودی  
نے تم پر جادو کیا ہے وہ جادو فلان چاہے میں ہے حضرت نے علی مرتضیٰ کو بھیجا  
وہ اس کو نکال لای فرمایا اس کو کہو لو ہر گز ایک آیت پر کہلتی گئی حضرت م  
اوٹھ کھڑی ہوئے گویا بند ہے تھے کہل گئے اخرجه عبد بن حمید وابن مردودہ

لم یلید کی معنی یہ ہیں کہ کوئی اوسکا بیٹا نہیں جس طرح کہ مریم کا بیٹا تھا لم یولد کی معنی یہ ہیں کہ وہ کسیکا بیٹا نہیں جس طرح کہ عیسیٰ و عزیٰ پیدا ہوئے ایسے کہ کوئی اوسکا بھجنس نہیں ہے اور نسبت عدم کی سابقا و لاحقاً طرف اوس کی محال ہے قتادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہیں ہوئے کہ کہ عزیٰ فرزند خدا ہیں نصاریٰ نے کہا کہ مسیح ابن الدہین الدنہ اس نے اس لفظ سے کہ لم یلد ولم یولد ہے اوں کی تکذیب کی پھر فرمایا کہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے لیس کہ مشلہ شئی کف کلام عرب میں بمعنی نظیر ہے ابن عباس نے کہا کوئی مثل اوس کی نہیں الغرض کلام کفار کا حاصل اشراک و تشبیہ و تعطیل ہے اور یہ سورت اس سب کو دفع کرتی ہے

### سورہ فلق

یہ پانچ آیت ہے کہ میں اور تری ہی قول ہے حسن و عکرمہ و عطا و جابر کا ابن عباس و قتادہ نے کہا کہ میں آئی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعود معوذتین کو مصحف شریف سی حک و محرر دیتی اور کہتے کہ قرآن کو ساتھ غیر قرآن کے مخلوط نہ کرو یہ دونوں کتاب الدنہین ہیں حضرت نے ان سے فقط تعوذ کرنے کو فرمایا تھا اور خود ابن مسعود ان دونوں سورتوں کو نماز میں نہ پڑھتے ہزار نے کہا اس باب میں کسی نے صحابہ میں سے متابعت ابن مسعود کی نہیں کی اور حضرت سے پڑھنا انکا نماز میں بخوبی ثابت ہے اور یہ مصحف میں لکے گئے ہیں

وہی بات کہتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی تھی رواہ احمد بن حنبل  
 بہت سی قرار و فقہاء کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن مسعود مؤذن کو صحف  
 میں نہ لکھتے تھے شاید اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکو نہیں پایا  
 اون کی نزدیکی یہ متواتر نہیں ہوئیں پہراونہوں نے طرف قول جماعت کی رجوع  
 کیا صحابہ نے مؤذن کو صحف میں لکھا تھا اور سائر آفاق میں ہیجا و سد الحمد والثناء  
 حدیث عقبہ بن عامر میں پڑھنا حضرت کا مؤذن کو نماز میں اور حکم کرنا ان کی پہنچ  
 کا وقت نوم و قیام کی اور بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد و اہل سنن کے  
 چند حدیثوں میں آیا ہے حضرت نے ان دونوں سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا ہے  
 ابن کثیر کہتے ہیں فضیلت طلاق عن حقبة کالمقنازعہ تفسدا لقطع عند کثیر من  
 المحققین فی الحدیث عقبہ سے کہا تھا کیا نہ سکھا دون میں تکبوتین سورتیں مثل  
 اول کی نہ تورت میں اوتریں اور نہ انجیل وزبور و فرقان میں وہ قل ہو اللہ احد  
 و مؤذن میں ہیں اور جابر سے فرمایا تھا اقرأ بهما ولن تقرأ بهما رواہ النسائی  
 احادیث عائشہ میں تو ذکرنا حضرت کا ساتھ ان کی آنکھ سے جن و انس کی  
 اور ہاتھ پیسہ نادرین پر دم کر کے کئی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات  
 في العقد ومن شر حاسد اذا حسد تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی چیز کی

مطلوبہ کیا ہے کہ مدت حضرت کی سحر کی چالیس دن تھی یا شش ماہ یا ایک سال  
حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ یہی محد ہے راغب نے کہا ہے سحر حضرت کا کچھ نبی  
ہونی کی راہ سے نہ تھا بلکہ اثر او کا بدن پر تھا انسان ہونے کی راہ جس طرح  
کہ آپ کہاتے بیٹے بول و براز کرتے تھا ہوتے بیمار پڑتے سو یہ تاثیر اس حیثیت کو  
تھے کہ آپ بشر تھے نہ اس حیثیت سے کہ آپ نبی تھے یا شہادہ کا اس وقت  
قاج ہوتا کہ کسی امر نبوت میں کچھ تاثیر اس کی پائی جاتی جس طرح کہ دانت کا ٹوٹنا  
دل احس کی کچھ قاج اس کو نہیں تھا کہ اس کی عصمت کا وعدہ کیا تھا  
اس قول میں واللہ یصفاک من الناس اسی طرح یہ بات کہ بعض مشرکین کا بعض  
نواحی میں اہل اسلام پر غلبہ ہو جاتا ہے کچھ مخالف کر یہ الیوم اکملت لکم دینکم کے  
نہیں ہے قاضی نے کہا اس سے یہ بات کفار کی سچ نہیں پھیرتی کہ آپ سحر  
ہیں یعنی مجنون ہیں بسبب سحر کی اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ سحر حق ہے اور اس کی  
حقیقت ہے قولاً وفعلاً اور جادو سے الم ومرض و قتل و نفرتہ من الزوجین کا  
اثر ہوتا ہے تمام کلام اس مقام میں حاشیہ محل میں مرقوم ہے فضیلت معوذتین میں  
احادیث صحیحہ آئی ہیں حضرت نے ان کو نماز فرض وغیرہ میں پڑھا ہے و فیما ذکرنا  
کفایۃ ابن کثیر نے کہا یہ دونوں سورئیں مدنی ہیں زر بن حبیش نے ابی بن کعب  
سے حال معوذتین کا دریافت کیا اور کہا تمہارے بہائی ابن مسعود ان کو صحیف  
سے حک کرتے ہیں کہا میں نے حضرت سے پوچھا تھا مجھے فرمایا تو ان کو پڑھو میں



ثابت بنانی حسن بصری نے کہا مرا و جنہم اور المیس و ذریت المیس ہی وقت ہی  
 مراد غروب آفتاب ہی اسکو بخاری نے حکایت کیا ہی یہی قول ہے مجاہد  
 وابن عباس و قطنی و ضحاک و زہری و خیف و حسن و قتادہ کا عطلیہ نے کہا مراد  
 جانا ہے رات کا بعض نے کہا آنا ہے رات کی اندھیری کا ابو ہریرہ نے کہا  
 مراد تارہ ہی ابن زبیر کہتے ہیں عرب سقوط ثریا کو غاسق کہتے تھے اور سقام  
 طوعلین کا کثرت سے ہونا وقت وقوع اس سقوط کی بات تھے اور طلع  
 ثریا پر مرتفع ہونا ان آفات کا یقین کرتے تھے بعض نے کہا مراد غاسق ہی  
 چاند ہے حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا تغذی  
 من شہ هذا الغاسق اور محبی چاند کا نکلنا دیکھا یاد رواہ احمد والنسائی وقال الترمذی  
 حدیث حسن صحیح ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ پناہ مانگ اس کی اس کی شہری کہ  
 یہ غاسق ہے جبکہ سمٹ آئی قسائی کا لفظ یہ ہے پناہ مانگ اس کی اس غاسق  
 سے جبکہ سنی اگلی قول والون نے کہا ہے کہ یہ نشانی ہے رات کی سو یہ کچھ  
 خلاف اس کے نہیں اس لیے کہ سلطنت قمر و نجوم کی رات ہی کو ہوتی ہے مجاہد  
 و عمرہ حسن و قتادہ و ضحاک فی کہا کہ مراد نفاثات سے جادو گر نیاں ہیں مجاہد  
 نے کہا جبکہ وہ شتر کرین اور پہنکین گرمون میں طاؤس فی کہا کوئی شے اور ب  
 بشرک قبیہ مار و مجاہدین سے نہیں ہے حدیث میں آیا ہے جبریل علیہ السلام  
 پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور کہا اسی محمد کیا تم بیا رہو کہ

بدی سی جو اوس فی بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب سٹ آئی اور بدی  
سی عورتوں کی جو گڑھوں میں پہنکین اور بدی سے برا چاہنے والی کی جب  
لگی ہونسی فـ مراد رات کا اندھیرا یا چاند کا گمن ہے اور اس میں آگئیں  
سب تاریکیاں ظاہر باطن کی اور تنگدستی اور پریشانی اور گمراہی تفاسات سی  
مراد جادو گر ہین حاسد کی ٹوک لگ جاتی ہے اتنے جابر نے کہا خلق صبح ہی یہی  
قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبد اللہ بن محمد بن عقیل و حسن و قتادہ  
و قریظی و ابن زید و زید بن اسلم ہی اسی کے قائل ہین قرطبی و ابن زید و ابن جریر  
نے کہا نیشل اس آپت کے ہے فالق الاصبح ابن عباس نے کہا خلق خلق  
سب ضحاک نے کہا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پیادہ مانگد کعب  
اجبار نے کہا خلق ایک جنگل ہے جہنم میں جب وہ کھولا جاتا ہے تو ساری دوزخی  
اوس کی شدت گرمی سے چپختے ہین آبادہ نے کہا خلق ایک کنواں ہے جہنم کی  
تہ میں اوپر ایک پردہ پڑا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اوس سے ایک  
ایسی آگ نکلتی ہے جس سے خود خیم چمکیل بسبب اوس کی شدت گرمی کی یہی قول  
ہے عمرو بن عتبہ و ابن عباس و سدی کا اس بارے میں ایک حدیث مرفوع  
ہی آئی ہے لکن منکر ہے ابو عبد الرحمن جلی نے کہا ہے کہ خلق نام ہے جہنم کا ابن  
جریر نے کہا صواب قول اول ہے کہ مراد خلق سے صبح ہے یہی بات صحیح ہی اسی کو  
بخاری ج نے اپنے صحیح میں اختیار کیا ہے بشر ما خلق سے مراد شہر جمیع مخلوقات کا

کہا سر کی بال اور کنگھی میں کہا کہاں ہے کہا ایک چمکی میں گا بھی کے نیچے پتر  
 کے اندر چاہہ فروان کی بہر حضرت اس چاہہ پر گئے اور اس سحر کو نکالا اور فرمایا  
 کہ یہ وہی چاہہ ہے جو مجھ کو دکھایا گیا تھا اور سکا پانی ایسا تھا جیسے پتھر جھڑکا اور  
 اس جگہ کے نخل ایسے تھے جیسے سرشتیا طین کی جب وہ نکالا گیا تو میں نے کہا  
 آپ اس کو طہر نہیں فرماتے کہا سن اسدنی مجھے شفا بخشی اور میں اس بات  
 کو پسند نہیں کرتا کہ کسی شخص پر شہر زنجیری کروں ۱۰ واہ البخاری و دوسری روایت  
 میں آیا ہے حضرت کو تحیل ہوا کہ میں نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا تھا  
 بہر اس چاہہ کو بہرٹی کرادیا ابن عباس وعائشہ کہتی ہیں ایک یہودی لڑکا حضرت  
 کی خدمت کیا کرتا یہود نے اس کو ملا کر کنگھی آپ کی سر کی اور کچھ بال شانے  
 کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم تھا علی و عمار بن یاسر و زبیر گئے اور اس چاہہ کا  
 پانی نکالا وہ ایسا تھا جیسے لہند کی کا رنگ ہو بہر تہرا وٹھایا اور وہ گاہا نکالا  
 اوسمیں ایک کنگھی اور کچھ بال آپ کی سر کے تھے اور ایک تانت تھی اوسمیں بارہ  
 کرہن تھیں سوزن زدہ اوپر اسدنی ان دونوں سورتوں کو نازل کیا ہر آیت  
 پر ایک گرد کھل گئی اور حضرت نے اپنی طبیعت میں خفت پائی جب اخیر گرہ کھلی  
 گویا پابند سے! ہر نخل آئی اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بسم اللہ  
 اذ قیل من کل شیء ذیک من حاسد و عین اللہ یشفیك صحابہ نے کہا کیا  
 ہم اس خبیث کو گرفتار کریں اور مار ڈالیں فرمایا اسد نے مجھ کو شفا دے گی اب لوگوں پر

اللہ ارفیک من کل داعی ذیک ومن شر کل حاسد وعین اللہ یشفیك

شاہیہ شکرہ علیہ السلام کا اثر سحر سیما سپر اسد نے آپ کو شفا بخشی اور کید سحرہ  
و خستہ و پھو کو دیکھا اور اون کی تدبیر اور زمین کی تدبیر میں نہ مائی وہ رسوا ہو  
و سن ہند حضرت نے کسی دن بھی اون کو معاتب نہ فرمایا بلکہ اس نے آپ کو  
شفا و عافیت بخشی زمین اترم کتے ہیں ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم پر جادو کیا چند روز تک آپ بیمار رہے جبریل علیہ السلام نے آکر کہا  
کہ یہودی تم پر جادو کیا ہے اور کہہ گریں فلاں فلاں کنوین میں ہمارے لیے  
لگائی ہیں حضرت نے کسی کو بھیجا کہ اوس سحر کو نکال لائی چنانچہ جا کر لے آئی اور  
اوس کو کہول ڈالا حضرت اونٹنکڑی ہوئے گویا پابند سے کہل گئے لکن کچھ ذکر  
اسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اوس کی روبرو کچھ بخلقی کی یہاں تک کہ انتقال ہوا  
رواء النساء فی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہاں تک کہ آپ خیال  
کرتے کہ پاس عورتوں کی آتی ہیں حالانکہ نہ آتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر  
بہت سخت ہوتا ہے فرمایا ای عائشہ تو نے جاننا کہ اس نے میری استفا کا کیا  
فتویٰ دیا میری پاس دو مرد آئی ایک سر کے پاس بیٹھا دوسرا پانوں کی پاس  
جو سر کے پاس بیٹھا اوس نے کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے کہا یہ  
مطلوب یعنی سحر ہے کہا اس کو کسی نے جادو کیا ہے کہا البید بن اعصم نے یہ ایک  
مرد تھا بنی زریق کا یہود کا حلیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز میں یہ سحر کیا ہی

غروب ہو یا چاند جبکہ غائب ہو جای یا سانپ جبکہ کاٹ کما سی یا ہرن گھسٹ  
 آنیو الا جو کہ ضرر پہنچای یا بھیک مانگنی والا جبکہ سوال سے تنگ کری مکن راج  
 نہی قول اول ہے نفائات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو جادو کیا کرتی ہیں  
 نفث کہتے ہیں پونکنی کو جس طرح کہ منتر کرنے والی دم کرتے ہیں خواہ ہنس  
 رین ہو یا نہو یہ آیت دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پر کیونکہ وہ تحقیق سحر کا انکار  
 کرتے ہیں عقد جمع ہے عقدے کی وہ تاگی پر گرہیں لگاتی تین وقت سحر کرنی کی  
 یہ بیٹیان تین لبید بن اعصم یہودی کی اور نون فی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پر سحر کیا تھا ابن عباس نے کہا نفائات بمعنی ساحرات ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہی  
 کہ نفث وہ منتر ہے جو جادو آئیر ہو حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جس نے کوئی  
 گرہ لگائی پہر او میں پہونکا اوس فی جادو کیا اور جس فی جادو کیا وہ مشرک ہوا  
 اور جو متعلق ہوا ساتھ کسی شے کے وہ اوس کو سونا گیا اخرجہ النساء و ابن مردودہ  
 دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت سیری عیادت کو آئی فرمایا کیا میں تجھ پر وہ منتر  
 کروں جو جبریل نے مجھ کو کیا تھا میں نے کہا ہاں بالجنات و امی فرمایا بسم اللہ ارقیک  
 واللہ یشفیک من کل داء فیک ومن شر النفائات فی العقد ومن شر حاسد اذا  
 حسد تین بار اوس کو پڑھا اخرجہ ابن ماجہ و ابن سعد و الحاکم جو از میں دم کرنے  
 اور منتر و تعویذ کرنے کی اختلاف ہی جمہور صحابہ و تابعین و من بعد ہم فی جائز کہا  
 جبکہ بطور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہ کہ جب کوئی حضرت کے گھر والوں میں

شرکار انگیزتہ کرنا بھی پسند نہیں ہے واسلہ علم و فستح البیان کا بیان ہے  
 ہے کہ خلق بمعنی صبح ہی مثل میں کہتے ہیں ہوا بین من خلق الصبح اور بعض نے کہا  
 ایک درخت ہی جسم نمین یا نام ہے نار کا یا جن ہے اندر نار کی یا پھاڑ و پتھر مراد  
 ہیں کہ بہت کر اوٹن سے پانی بہتا ہے نحاس کی کما فلق زمین ہموار کو کہتے ہیں  
 یا ہر چیز کو جو پٹ کر نکلتی ہے حیوان و نبات و جادوے گو یا فلق بمعنی شفق ہے  
 قال تعالیٰ فاق الحب والنہی لکن قول اول اولیٰ ہے ذکر فلق میں اشارہ ہی  
 طرف اس کی کہ جو شخص ازالی پران ظلمات کی تمام عالم سے قادر ہے اوس کو  
 قدرت بھی ہے کہ وہ پناہ گیر سے ہر خوف و خشیت کو بھی دور کری یا طلوع صبح  
 ایک مثال ہے آمد و حرکت کی کہ طرح صبح انسان رات کو انتظار طلوع فجر کا کرتا ہے  
 اسی طرح خائف عائد منتظر طلوع بامداد و نجات و صلاح کا ہوتا ہے شرما خلق سی  
 مراد جمیع مخلوق ہے اسمین ساری شورو آگے یہ شر عام ہے بعد اس کی جو تین شے  
 ذکر کیے ہیں وہ خاص ہیں کوئی جب تخصیص کی اس جگہ نہیں ہے اور نہ مضار  
 بذیہ اس عموم ہی خاص ہیں ابو حنیفہ رحمہ کی قرأت من شریساتہ تنوین کے ہے  
 لکن اسمین نہایت بعد و ضعف ہے یعنی اوس شر سے جو ہنوز پیدا نہیں ہوا ہے  
 غاسق رات ہے اور غسق رات کا اندھیرا زجاج نے کہا رات کو غاسق اس لیے  
 کہتے ہیں کہ بہ نسبت دن کی زیادہ تر سرد ہوتی ہے اور بارود کو غاسق اور رب کو  
 غسق کہتے ہیں لکن یہ قول بارود ہے کہ فی کما غاسق شریا ہے یا سوچ جبکہ

ابن العتیم فی بدائع الفوائد میں درق تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھی ہیں  
یہ جگہ لائق اوس کی بسط کی نہیں ہے خصوصاً اس جہت سے کہ تعلق او کا خدا و اہل علم  
سے نہ عامہ مردم سی

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس من شر الوساوس الخناس لذي  
يوسوس في صدور الناس من الجنة والناس تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے  
رب کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کی معبود کی بدی سے اوس کی جو سنگاری  
اور چپ چاپی و جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور آدمیوں  
میں ف شیطان گناہ پسنگاری اور آپ نظر نہ آئی حدیث میں فرمایا  
ان سورتوں کی برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی اتنے ابن کثیر کہتے ہیں یہ تین صفتیں  
ہیں رب عزوجل کی ربوبیت و ملکیت و الہیت سو وہ ہر شے کا رب و ملک و  
الہ ہے ساری اشیاء اوس کی مخلوق و مملوک و عبید ہیں اس لیے پناہ گیر کو حکم  
دیا کہ وہ اوس شخص کی پناہ لی جو کہ ان صفات کی ساتھ متصف ہے اور یہ پناہ  
شر و وساوس الخناس سی یعنی شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر مسلط ہے کیونکہ  
کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس کے لیے ایک قرین نہ ہو جو کہ فو اوش کو اوس کی لمبی  
زینت نہ دیتا ہو اور اوس کی فریب دہ میں کو تا ہے کہ تا ہو محفوظ وہی ہے  
جس کو اللہ محفوظ رکھے صحیح میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم میں کوئی شخص نہیں ہے

ہمارہوتا تو آپ اوسپر سعوات پڑھکر پہونکتے اھدیرف دوسری جاعت نے  
 نقل و نفث کرنے کا قتی مین انکار کیا ہے اور پہونکنے کو بغیر ریت کے جائز  
 رکھا ہی عکرمہ نے کہا منتر کرنے والی کو جائز نہیں ہے کہ دم کری یا مسج کری یا گره  
 لگا ہی تسبی نے کہا ہے رقیہ کزنا آیت یا حدیث سے جائز ہے نہ سریانی و عبری  
 و ہندی سے کہ اسکا اعتقاد حلال نہیں اور نہ اوسپر عتقاد کرنا روا ہے کہ سکتی  
 ہین تناسی زوال نعمت کو محسوس ہی آؤ اھد سے مراد یہ ہے کہ حسد کو ظاہر کر دی  
 بموجب اوس کی علمد را مد کری اور وہ حسد اوس کو باعث ہوا ایقاع شر پست  
 محسود کی عمر بن عبدالعزیز نے کہا ہی لھا اذالما اشبه بالمظالم من حاسد السدنی  
 اس سورت مین حضرت کو ارشاد طرف استفادہ کی شر سے جملہ مخلوقات کی کیا  
 عموما پہر بعض شرور کا ذکر خصوصاً فرمایا اگرچہ زیر عموم داخل تھا یہ اس لیے کہ  
 انھیں مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک غاسق دوسرا نقات تیسرا سادیتون  
 گویا بسبب مزید شر کی اس لائق ہین کہ انکو الگ الگ ذکر کیا جاوی اور ورت  
 کو حسد پر ختم کیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ حسد اشروا شدہ ہے اور یہ وہ پہلا  
 گناہ ہے جس کی ساتھ آسمان مین ابلیس نے اور زمین مین قابیل نے اسد کی  
 نافرمانی کی تھی ابن عباس نے کہا من شر حاسدا اذا حسد یعنی نفس ابن آدم و عیۃ اللہ اعلم

### سورہ ناس

یہ چہ آیت ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ





لکن او کا قرین او پر مقرر ہی کیا آپ اسی رسول خدا فرمایا میں بھی لکن اسدنی میری  
 اعانت کی ہی سو وہ متقاد ہو گیا ہے وہ مہملو حکم نہیں کرتا مگر شیر کا صحیحین میں اس سے  
 قصہ زیارت صفیہ کا حالت اعتکاف میں مٹولا آیا ہے اس میں یہ ذکر ہے ہی کہ  
 دو انصاری نے آپ کو صفیہ سی بات کرتے دیکھ کر چلنے میں جلدی کی آپ نے فرمایا  
 ہٹو یہ صفیہ بنت خبی ہے اونہوں نے کہا سبحان اللہ ای رسول خدا فرمایا ان  
 الشیطان یجرى من ابن آدم مجرى الدر من ذراک کہ میں بتاری دل میں کلچر  
 آئی انس بن مالک کا لفظ رفعا یہ ہے کہ شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کی  
 رکے ہوئے ہے اگر اس نے اسد کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے اور اگر بھول گیا تو  
 دل کو لقمہ بناتا ہے یہ ہے وسوس خناس رواہ ابویعلیٰ وہو غریب ابو تمیہ کہتے  
 ہیں کہ میں ہمراہ حضرت کی روایف تھا کہ ہے نے ٹوک کمانی میں نے کہا شیطان  
 ہلاک ہو فرمایا تو قسلی شیطان نہ کہہ کہ یہ کہ جب تو یہ کہیگا تو وہ آپ کو بڑا سمجیگا اور  
 کہیگا مینی اپنی قوت سے اس کو پچاڑ دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہیگا تو وہ چوٹا  
 ہو کر مثل مکی کے ہو جائیگا قصہ بہا حد واسنادہ جید قوی امین دلیل ہے  
 اس بات پر کہ دل جب اللہ کو یاد کرتا ہی تو شیطان چوٹا اور مغلوب ہو جاتا ہی  
 اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو بڑا اور غالب بن جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا  
 ہے کہ تم میں جب کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اگر اس کو اشتباہ میں ڈالتا ہے  
 جس طرح کہ آدمی اپنے دبا کو دباتا ہے پر جب وہ ادس کے لیے ساکن ہوا

اہم اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کبدہ الی الی سوسۃ رواہ احمد وابو داؤد  
 والنسائی ابن کثیر نے کہا آخر التفسیر واللہ الحمد والمئنة والحمد للہ رب العالمین  
 فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ رب کی معنی ہیں مربی و مصلح احوال آسم  
 ساری مخلوق کا رب ہے پھر جو اس جگہ رب الناس فرمایا تو اس لیے کہ دلیل ہو  
 شرف ناس پر اور نیز اس لیے کہ یہ استعاذہ اوسے شہر سے ہے جو مدور نال  
 میں واقع ہوتا ہے ملک الناس میں یہ بیان ہے کہ اللہ کی پادشاہی کچھ بڑی بادشاہ  
 نہیں ہے کہ جس کی ہاتھ کے نیچے مالیک ہوتی ہیں بلکہ اوس کی سلطنت قاہرہ  
 و مملکت کاملہ سب پر فائق ہے آگاہ انسان ہی یہ بات ثابت ہوئی کہ اوس کی ربوبیت  
 کے ساتھ معبودیت والوہیت بھی لگی ہوئی ہے جو کہ متعقبی ہے قدرت تامہ کو  
 تصرف کلی پر ساتھ ایجاد و اعدام کے اور کبھی رب ملک ہوتا ہے اور کبھی نہیں  
 ہوتا جیسے رب الدار و رب الساع ومنہ قولہ اتخذوا حبارہم و رہبائہم  
 اربابا من دون اللہ اس لیے بعد رب کی ذکر ملک کا کیا ہے کہ کوئی ملک الہ ہوتا ہے  
 اور کبھی نہیں اس لیے بعد ملک کی الہ انسان بھی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے  
 ساتھ اوس کی اس وصف میں کوئی او سکا شریک نہیں ہے رب کی نام ہی  
 شریع کیا یہ نام او سکا ہے جو کہ اوائل عمر انسان ہی تا بلوغ و عقل قائم بہت دیر و  
 اصلاح ہے تاکہ آدمی دلیل سے یہ بات پہچان لی کہ میں ایک بندہ مملوک  
 ہوں رب ملک کا پھر جب یہ بات جان لی کہ اوس کی عبادت مجبہ و واجب ہی اور

ایسی اباذرتونی نماز پڑھ لی ہے میں نے کہا نہیں فرمایا اور ثلث نماز پڑھ میں نے اور شکر نماز  
پڑھی پھر بیٹھ گیا نیز اسی اباذرت غوث باللہ من شر شیاطین الانس والجن میں نے کہا  
کیا شیاطین الانس ہی ہوتے ہیں فرمایا ہاں یعنی کہا اسی رسول خدا نماز کا ایک  
حال ہی فرمایا بخیر موضوع من شاء اقل ومن شاء اکثر یعنی ایک بہتر چیز تو بزرگی کی  
ہے جس کا جی چاہے کم پڑھے جب کا جی چاہے زیادہ کرے میں نے کہا روزہ کا کیا  
حال ہے فرمایا فرض مجزی وعند اللہ مزید یعنی ایک فرض ہے جو کفایت کرتا ہی  
اور اس کی پاس زیادہ تر ہے میں نے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اضعاف عتقۃ  
یعنی چند و چند ہے میں نے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جہد من مقل او سراً  
الی فقید یعنی جو باوجود قلت کی دیا جاوی یا چپکے سے کسی فقیر کے حوالہ کیا جاوی  
میں نے کہا اسی رسول خدا کو نبی نبی سب سے پہلے تھے فرمایا آدم علیہ السلام نبی  
کہا کیا وہ نبی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم تھے یعنی اس نے ان سے بات چیت کی تھی  
میں نے کہا رسول کہتے ہوئے کہا تین سوا اور کچھ اور پوس یا پندرہ اور پرتائے میں نے  
کہا آپ پر جو اوتر ہے او میں افضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا اللہ  
القیوم رواہ احمد والنسائی وقد اخرج هذا الحدیث مطولاً لاجل ابوجعفر ابن حبان  
فی صحیحہ بطریق اخر ولفظ اخر مطولاً لاجل ابن حبان کتے ہیں ایک مرد واپس  
حضرت کے آیا اور کہا اسی رسول خدا میں اپنی جی میں ایسی بات کرتا ہوں کہ اگر  
آسمان ہی گر پڑوں تو یہ مجھ کو دوست تر ہے اس سی کہ وہ بات منہ سے نکالوں فرمایا

انکا وسوسہ لوگوں کی سینوں میں یوں ہوتا ہے کہ یہ آپ کو سامنے آدھی ناصح مشفق  
 ظاہر کرتے ہیں جو بات کہ شیطان کی وسوسی سے جی میں پڑتی ہے ویسی ہی  
 اثران کی بات کا انسان کی جی میں ہوتا ہی یا یہ طلب ہی کہ وسوسہ شیطان کا  
 صدور انسان میں طرف سی جنبہ اور طرف سی ناس کی ڈالتا ہے بعض نے کہا  
 لفظ ناس میں انس و جن دونوں مندرج ہیں اس دلیل سے کہ کچھ نعر جن آدمی تہی  
 اون سی پوچھا تم کون ہو کہا ناس من الجن یعنی ہم لوگ جن ہیں اور اسد فی اونکا نام  
 رجال رکما ہے کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن آسن یہ سی کہ مر  
 استعاذہ ہی شر وسواس و شر ناس سی شیطان جن سینوں میں وسوسہ کرتا ہی  
 اور شیطان انس علانیہ آتا ہے قادی کہ جن و انس دونوں میں شیاطین ہوتی  
 ہیں فتقذ باللہ من شیاطین الجن والانس بعض فی کہا شیطان جس طرح کہ انسان  
 کے صدر میں وسوسہ ڈالتا ہی اسی طرح جن کی صدر میں وسوسہ انداز ہوتا ہے  
 واحد جنبہ جنی ہے جس طرح کہ واحد انس انسی ہے مکن قول اول ارجح اقوال ہے یہ  
 بیان تذکرہ عقلمین ہے اونکو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونوں سی استعاذہ باہد  
 کر گیا اوس سی محن دنیا و آخرت مرتفع ہو جائینگے ابن عباس کہتے ہیں حضرت سی  
 پوچھا تھا کہ کون عمل اسہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرئحل کہا وہ کیا ہی فرمایا  
 الذی بضراب من اول القرآن الی آخرہ کما حل ارتحل اخرجه الذمذی یعنی وہ  
 شخص حال مرتحل ہے جو قرآن کو پڑھ کر اول سے تا آخر پڑھتا ہے جب پڑھ چکا ہی تو

اور میں ایک عبد مخلوق ہوں اور وہ الامبود ہی تو اب الانس ہونا اور کاروشن  
 ہو گیا تاکہ ان لفظناس میں انکار فرمید شرف کا ہے کہ بار بار اونکا نام لیا یا مرادناس  
 اول سی اطفال اور ثانی سی شباب اور ثالث سی شیوخ ہیں اور چارم سی صامعین  
 اور پنجم سے مفسدین لکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہیں ہے یہ کلام نفسی کا قبیل اطفال  
 بیان سی ہے نہ تفسیر قرآن و ساس سی مراد پوسہ انداز ہے و سوسہ کہتے ہیں حدیث  
 نفس کو بعض نے کہا و سواس نام ہی فرزند شیطان کا تھا جس کے معنی ہیں کثیر التا  
 مجاہدنی کہا بندہ جب اسد کا ذکر کرتا ہے تو شیطان متبعض ہو جاتا ہے اور جب  
 ذکر نہیں کرتا تو دل پر منبسط ہو جاتا ہی بسبب کثیر الاختیار ہونے کی خناس نام ہوا  
 ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ ہوا اسد کی  
 ذکر کرنے میں فوائد جلیہ ہیں جنکا حاصل فوز بخیر وارین ہوتا ہے شیطان کی ایک  
 سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب و دانا ان کی سینے میں رکے رہتا ہے جہاں آدمی اسد  
 کے ذکر سے غافل ہوا اسی وقت و سوسہ کیا اور جہاں اسد کو یاد کیا گھٹ گیا  
 مقاتل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا  
 ہوتا ہے اسد فی اسکو انسان پر مسلط کیا ہے و سوسہ او کا یہی ہی کہ وہ آدمی  
 کو اپنی طاعت کی طرف بلاتا ہے چہی بات سے چپکے چپکے بیان تک کہ وہ بات  
 اوس کی دل میں اتر جاتی ہے بغیر آواز سننے کی پہ فرمایا کہ یشیطا طین و طرح کی  
 ہیں ایک شیطا طین جن یہ سینوں میں و سوسہ انداز ہوتے ہیں دوسرے شیطا طین الانس



پیر اول سے شروع کرتا ہے اس سے پہلے کہ جب تلاوت قرآن کریم کی  
 ختم کرے تو پھر اس کی تلاوت کو پڑھتے اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سہ بار  
 کی تلاوت کرے تاکہ ایک بار ختم کر کے دوسری بار پڑھتا رہے کہ یہی تلاوت کتاب اللہ  
 کی ترک نہ کرے آمین ناظرہ خوان اور حافظ قرآن دونوں شامل داخل ہیں ایسی  
 کہ تلاوت کتاب سے بڑھ کر کوئی عمل خیر نہیں ہے یہ تلاوت شامل ہی انوار  
 اذکار اور دعوات پر آمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر  
 ہی آیا ہے فضائل کتاب عزیز کے بی حساب ہیں علمانی ان فضائل کو کتب متدا  
 میں لکھا ہے اور خود کتاب وسنت متضمن ہیں فضیلت سورہ آیات کثیرہ پر اس  
 باری میں رسا کہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب ایک عمدہ بیان شافی و فصیح کا  
 ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق و تسکیر ہو کیونکہ کتاب ان کی ہوتے ہوئے کسی کتاب  
 کی حاجت نہیں ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب و بے کتاب والے کو کفایت کرتی ہے  
 ونعم ما قیل ۵

اول و آخر قرآن حزب، بآدموسین یعنی اندر روہ دین رہبر توفیق قرآن پس  
 الحمد لله اولاً و آخراً و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ وسلم